رسالہ خاص واسطے لوگون کے چھپا ہی اور لوگ نہ دیکھین۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

نقل مطبوعہ مطبع شمس الضحیٰ مظفرپور سو

لاجواب وجواب انتخاب آئینہ حق نما سے مسمی بہ

مسکت المخالفین

بمقام لکھنؤ محلہ خراستخانہ وزیر گنج بتاریخ

بست و دوم ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۶ ہجری

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انعم المومنین وخذل الخاصمین الذین انکروا الولایت امیر المومنین بعد ما بین لہم اللہ حین لعد بعین فی کتاب المبین وصلی اللہ علی سید المرسلین والہ المعصومین وہم ائمۃ الدین واولو الامر الذین فرض اللہ طاعتہم علی الخلق اجمعین بعد حمد وصلوات کے جاننا چاہیے کہ اس حقیر بضاعت محمد باد ابن مرزا علی صاحب باشندہ لکھنؤ نے اکثر رسالے مختصر اہل سنت وجماعت کے سوالات کے جواب مین لکھے مگر جواب اُسکا پھر کسے نہ آیا اور اکثر صاحبون سے مناظرہ ہوا کوئی کیچ جوش بولے پھر سامنے سے جانے نہ پایا اور بجز سکوت کے اونہین چارہ نہ ہوا چنانچہ مولوی لطف اللہ صاحب اور مولوی نعیم اللہ صاحب کو برا او ہی مناظرہ کیا تھا بس بفضل خدا سے مقدمہ فدک مین محلہ رام گنج مین مولوی حکیم مرزا صادق علی صاحب مرحوم کے مکان مین زمانہ امجد علی شاہ مغفور مین مولوی لطف اللہ صاحب سے گفتگو ہوئی ایکدن

تو لا تسلم کیسکے اعتماد پر شاہ صاحب دہلوی کے چلے گئے ۔ یہ بات ہے کہ شاہ صاحب
اس نام پر اتنا بڑا جھوٹ ایسے دعوے کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین فرمائینگے
کہ غضبناک ہونا جناب فاطمہ کا انمار اور کتب اہل سنت موجود نہیں
اس حقیر نے دوسرے روز صحیح بخاری لا کے رکھ دی کہ آجتک جواب نہین
لا سکے بدولت شاہ صاحب کے ایسی خجل ہوگئے کہ اوسکا چارا نہین کرسکتے اور
اسیطرح حافظ اکبر علی صاحب صوری لکھنو مین آئے تھے اونسے بھی ایک
جواب کا سرانجام نہوا ازانجملہ ایک روایت جناب فاطمہ خود وعظ مین بیان کرتے
تھے کہ بعد وفات جناب فاطمہ کے جناب امیر نے جناب فاطمہ کو خواب مین دیکھا پوچھا
کہ ای سیدہ ملول کیون ہو حضرت نے کہا کہ ای ابو الحسن مینے ایک سوزن ہمسایہ
کی بعاریت لی تھی وہ فلانی جا ہے اوسی نہین پہنچائی پھر خواب مین خوش
دیکھا پوچھا سبب خوشی کا کہا ای ابو الحسن اس سے خوش ہون کہ مالک
تک سوئی پہونچ گئی پس بندہ نے یہ اعتراض کیا کہ جو بی بی ایسی صاحب
دیانت ہو کیونکر عقل مین آسکے آتا ہے کہ وہ بی بی چرائے مال پر ناحق دعوی کرے
اور راوسپر غضبناک ہو کر مر جاوے پس جواب حافظ صاحب نے یہ دیا کہ شاہ عبد
العزیز نے تحفہ مین یہ لکھا ہے کہ کتب اہل سنت مین نہین ہے پہلے روایت صحیح بخاری
لا کے رکھدی کہ سبھی ناراض ہونا جناب فاطمہ کا دنیا سے ابو بکر پر موجود ہے پس
کذب شاہ صاحب دیکھکے وہ بھی مبہوت ہو گئے اعلیحضرت شاہ صاحب وہ
بھی مجمع عام مین زمانہ نصیر الدین حیدر مین خجل ہو کے بے جواب دیکر تشریف لیگئے اور آب
ہم ساری علمائے اہل سنت سے جواب طلب ہین مگر چند باقی اعتراض طوالانی ہین

جو ہم کرتے ہین سب اچھا ہی اُنہین چاہئے کہ اطاعت خدا کرین تا صورت جہنم
تصدق اہل بیت سے نہ ملین اور اگر اعمال برے ہونگے تو شفاعت
حضرات ایسے گروہ کے لئے ہی کہ امت مرحومہ یہی ہی جسکا شفاعت کا یہ وعدہ
نے وعدہ کیا ہی یا بعد عذاب کے خدا رحم کریگا اور سوائے ایک اس فرقہ کے
کوئی جہنم سے نجات نہ پائیگا کہ حدیث رسول خدا متفق علیہ ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تہتر فرقہ ہونگے میری امت مین ایک ناجی ہوگا اور باقی سب ناری
ہین اور ارشاد حضرت مین فرق نہین پس قصہ تمام ہوا اور اگر کوئی سُنی
جہالت سے خلاف اپنے عقیدے کے جلکے جواب مین کہے کہ تم نہ بہشتی جاؤ گے
تو اُس سے کہو کہ کوئی دلیل آیا ہم مسلمان نہین ہین کلمہ نہین پڑھتے
ہین تو کیا ہم من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مین داخل نہون گے
شیعون نے کیا قصور کیا اگر سُنی کہین کہ ہمین اوس حدیث سے مراد ہی
کہ ایک فرقہ ناجی ہی تو کہو ہم اسپر راضی ہین مگر ایک فرقہ کو جو تمہارے
فرقون سے ہو خواہ حنفی خواہ شافعی اپنے فرقہ کو ناجی کہو باقی حنبلی
مالکی شافعی اشاعرہ معتزلہ صوفیہ سب کو کافر اور ناری کہو جیسے ہم کہتے ہین اور
یہ تو نہین ہوسکتا ہی کہ حنبلی کہین خدا عرش پر بیٹھا ہی بعضے کہتے ہین کہ خوب
صورت بنکے قیامت کو آویگا اور کوئی کہتا ہی خدا سب مین حلول کرتا ہے
اور دیدار کے سبھی سُنی قائل ہین بلکہ اعتقاد رکھتے ہین اور دیدار لئے جسم
وجہت و مکان کے محال ہی پس سب ناری ہین ایک فرقہ چن لو تو تمہین
سچا جانین اور باقی سب سنی وغیرہ تمام فرقونکو ناری جانو اور دشمن

سدا جاتا دیا اور اون سے بیزاری کرو بنا بر حکم خدا کے حالانکہ تم سب کو ناجی جانتے
ہو یہان تک کہ ہم اونکے ساتھ نماز پڑھتے ہو نجات بھی اور ممکن نہین اور اگر
کہو کہ جتنے سنی ہین سب ایک فرقہ ہین تو ہم کہین گے کہ ایک سنی ہوے
ایک شیعہ ہوے امت سے مطلب یہین کہ تہتر فرقہ اور بتاؤ حالانکہ سارے
سنی ایک فرقہ نہین ہوسکتے اور اگر سب مسلمان ہین تو شیعون نے
کیا قصور کیا ہے کہ وہ مسلمان نہین کہ انکی بخشش ہو گی اگر کہین کہ اس سبب
سے کہ وہ صحابہ کو برا کہتے ہین تو ہم کہین گے کہ تمہارا اصحاب کو برا کہنے والے کو تو
ہم بھی کافر جانتے ہین کہ اصحاب بنی ہاشم جناب امیر تھے اور حسنین تھے اور
بنی ہاشم اور سلمان اور مقداد اور حذیفہ وغیرہ ہین اور اگر کہین کہ
بعض صحابہ کا برا کہنے والا بھی کافر ہے تو تم کافر ہو جاؤ گے کہ خدا قران
مین کسقدر مذمت صحابہ کی فرماتا ہے اذا جاءک المنافقون کو دیکھو الخ
تا آنکہ فرماتا ہے ذٰلک بانہم آمنوا ثم کفروا الخ یا فرماتا ہے ومن اہل المدینۃ
مردوا علی النفاق لا تعلمہم نحن نعلمہم مثل اسکے بہت سے آیات ہین اب کہیے
یہ کون لوگ تھے جو کافر ہوے اور خدا قرآن مین فرماتا ہے ان الذین
یکتمون ما انزلنا من البینات والہدیٰ من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب
اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون یعنے وہ لوگ کہ چھپاتے ہین اوس
چیز کو جو نازل کیا ہمنے دلایل اور ہدایت سے بعد اوس چیز کے کہ بیان
کیا ہمنے واسطے آدمیون کے کتاب مین یہ گروہ ہے کہ لعنت کرے گا اوسپر
خدا اور لعنت کرین گے اوسپر ملائکہ اور جن وانس اور مخالفین لشکر اسلام کو

جناب رسول خدا نے لعنت کی کیا وہ اصحاب نتھے اور اکثر صحابہ مرتد ہو گئے
جیسے حدیث اوصحابی اوصحابی جو جمع بین الصحیحین میں ہی اوس سے ظاہر
ہی یعنے حضرت نے فرمایا کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ایک گروہ اصحاب اوسے
پکڑ کر جہنم کو لئے جاتے ہونگے میں کہونگا یارب اوصحابی اوصحابی ای خدایہ میرے
اصحاب ہین میرے اصحاب ہین جواب آئیگا کہ یہ مرتد ہوے بعد تیرے پس ہم
تو ایسے اصحابوں کو برا کہتے ہین اور اچھونکے برا جاننے والونکو اور جھوٹا جاننے
والونکو کافر جانتے ہین بدلایل قران اور حدیث جیسا آگے آئیگا اور جو بعد
دلیل قران اور حدیث کے ہم سے اس مین خطا بھی ہو جائے تو خطائے
اجتہادی ہے بڑے تمہارے مذہب مین معاف ہی ناری کاہے سے ہو گئے
اور اگر کہو کہ ایک صحابہ کو برا کہے تو وہ کافر ہی تو کہو معاذاللہ کہ حضرت
ام المومنین عایشہ عثمان کو کہتی تہین قتل اللہ نعثلاً لعن اللہ نعثلاً
کتاب نہایہ مین لکھا ہی جب عثمان نے قران جلائے تو عایشہ کہتے تہین اقتلوا
حراق المصاحف قتل اللہ نعثلاً لعن اللہ نعثلاً یعنے ایک یہودی کی
مشابہت دیتے تہین اور نعثل کے معنے پیر احمق کے بھی ہین پس آیا لعن
کرنیسے شیعہ ہی کافر ہوتے ہین عایشہ کونسے قلعہ مستحکم مین بیٹھی تہین کہ کفر
وہان تک نہین نہ پہنچتا تھا اور نعمان اصحاب رسول خدا کا ابدر ہی تھا اوسے
عثمان نے لعنت کی معاویہ اور تمامی بنی امیہ نے جناب امیر کو برا کہا
اور پتھرون پر کہود کہود کے نام حضرت کا امیرالمومنین لگایا زمانہ عمر ابن
عبدالعزیز تک پس عمر ابن عبدالعزیز نے موقوف کرایا وہ سب لوگ مسلمان

اور معاویہ اس حال پر خال المومنین رہی سبحان اللہ کیا جاے انصاف ہی پس اگر
یہ ناری ہونیکا باعث ہی تو ان سب کو ناری جانے کہ عایشہ پہلے تو ایک
خلیفہ پر لعنت کرتے تہین قتل پر اونکے تحریص کرتے تہین ایک خلیفہ یعنے
جناب امیر کہ بالاتفاق خلیفہ تھے اونکو خود قتل کرنے آئین اور جنازہ امام
حسنؑ کو روضہ رسولؐ خدا مین نہ آنے دیا اور بنی امیہ کو تحریص کر کے امام
حسینؑ سے لڑنے پر آمادہ ہوئین نہ یہ کوئی بات باعث کفر تہی اور شیعہ
خاص لعنت کرنیسے کافر ہوتے ہین اونکو پروانہ معافی ملا تہا پس بعضے
سنی کہتے ہین صاحب وہ اور بات تہی ایک نقل ہی کہ ایک ملا کہتا تہا
وعظ مین کہ جو بلی ماریگا اوسے جواہرات کی بلی دینی پڑیگی کسینے کہا کہ آپکی
بیٹی نے بھی بلی ماری ہی کتاب کو ادہر ادہر دیکہ کے بولے ہان ہان
یہ وس کی ہی بلی لکہی ہی پس سنیون کا بہی وہی حال ہی کہ ہم جو
کرین وہ برا اور عایشہ وغیرہ کا فعل سب معاف اور ایک بات یہان
اونکے اور خیال مین آئے کہ جو امام زمان کو نہ پہچانے وہ کافر مرتا ہی یہ حدیث
متفق علیہ ہی پر اوسنے تو بنا بر مذہب اہل سنت کے تیسرے اور چوتھے
خلیفہ سے مخالفت اور بنا بر مذہب شیعہ کے جناب امیرؑ اور حسنینؑ سے
معاندت اور مخالفت رہی آیا بی بی عایشہ کا امام زمان کون تہا پیغمبر کا ارشاد
یہ بہی اوسیوقت کا تہا کہ جب خلیفہ ثانی رسولخدا کو پیغمبری سے معزول
کر چکے تہے اور ہجر کہا تہا پس ہر طرح سے کفر اوسنے جدا نہین ہوتا اور تفصیل
اس کی آگے کے سوالون مین مذکور ہوگی اور عثمان نعیمان کی لعنت سے

اور حضرت عمار کے اور عبد اللہ ابن مسعود کو مار ڈلوانے سے اور ابوذر کو جھوٹا لکھنے سے کہ جنہیں صادق اہل زمین کا رسول خدا نے فرمایا تھا اونکا ایمان باقی رہگیا اور ہمارا ایمان جاتا رہا اور کافر ہو گئے اور جنہون نے پیغمبر کی بیٹی کا گھر جلانیکا سامان کیا بنا بر روایت صحیح مسلم کے کہ سالم کہتا ہی کہ مین لکڑیان اوٹھائے ہوئے تھا عمر کے ساتھ جب گھر جلانے جناب فاطمہ کا چلا تھا اور اکثر علمائے اہل سنت نے لکھا ہی کہ علی اور عباس بعیت ابی بکر کا انکار کر کے بیٹھے تھے اور کسی راوی نے زبیر لکھا ہی بجائے عباس کے اور بلادری نے روایت کی ہی کہ جناب امیر انکار بعیت ابو بکر کر کے گھر مین بیٹھے تھے کہ عمر کو ابو بکر نے بھیجا اور وہ گھر جلانے پر مستعد ہوا اکثر اہل سنت نے یہ لکھا ہی کہ ابو بکر نے یہ حکم دیا کہ اگر انکار کرین علی امیر بعیت کا پس تو مقابلہ کرنا اور قتل کرنا اور یہ اکثر روایات مین ہی کوئی انکار نہین کر سکتا اور بنا بر روایت ملل و نحل کے یہ ہی کہ گھر جلانے آئے اور صدمہ دیا شکم اقدس پر کہ اسقاط محسن ہوا تھی اور جناب امیر کو بجبر لیگئے کہ یہ ابو بکر جو ہیرے اور شیخ ابن ابی الحدید نے اسکا اعتراف کیا ہی اور صحیح بخاری مین دو روایتین ہین ایک تو یہ ہی کہ غَضِبَتْ فَاطِمَةُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَلَمْ تَتَکَلَّمْ حَتّٰی مَاتَتْ یعنی غضبناک ہوئین جناب فاطمہ ابو بکر پر اور پھر کلام نکیا یہانتک کہ مر گئین اور دوسرے روایت عائشہ سے یہ ہی کہ جب فاطمہ نے دعوی فدک کیا اور ابو بکر نے کہا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ ہم گروہ انبیا نہ وارث ہوتے ہین نہ کسیکو وارث کرتے ہین ہمارا متروکہ صدقہ ہی جناب فاطمہ نے اوس کی تکذیب کی اوس نے اصرار کیا

فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر ولم تتکلم حتی توفیت وعاشت بعد النبی ستۃ اشہر فلما توفیت فاطمۃ دفنہا زوجہا علی لیلا ولم یوذن بہا ابی بکر وصلی علیہا وکان لعلی وجاہۃ بین الناس فلما توفیت فاطمۃ استنکرت الوجوہ فالتجاء الی المصالحۃ والبعیۃ یعنے غضبناک ہوئین جناب فاطمہ ابوبکر پر اور کلام نکیا اون سے تا آنکہ انتقال کیا اور چھ مہینے زندہ رہین بعد رسول خدا کے جب انتقال کیا دفن کیا اونکے شوہر علی نے شب کو اور ابوبکر کو اجازت ندی اور آپ نماز پڑہی اور علی کے لئے زندگی جناب فاطمہ مین ایک رو داری تہی جب جناب فاطمہ نے انتقال کیا لوگونکے منہہ پہر گئے پس ملتجا ہوئے طرف مصالح کے اور بیعت کی اور ابن قتبہ علمائے مشہور اور معتبر اہل سُنّت سے ہی وہ کتاب امامت مین لکہتا ہی کہ عمر نے ابوبکر سے کہا چلو فاطمہ پاس کہ ہم نے اونہین غضبناک کیا ہی اور آزار دیا ہی خلاصہ یہ ہی کہ آئے گہر پر جناب امیر کے اور حضرت سے عرض کی جناب امیر نے جناب فاطمہ کو خبر دی کہ وہ دونون آئے ہین حضرت نے فرمایا کہ گہر آپ کا ہی آپکو اختیار ہی غرض گہر مین آئے پردے کے پاس جناب فاطمہ نے منہہ دیوار کی طرف پہیر لیا اونہون نے سلام کیا حضرت نے جواب سلام ندیا ابوبکر نے کہا اے فاطمہ مین تمہین عائشہ سے زیادہ دوست رکہتا ہون اور دوست رکہتا تہا اس بات کو کہ رسول خدا نہ مرتے اور مین مرجاتا جناب فاطمہ نے انکے کلام کے بعد فرمایا کہ تمنے سُنا ہی جناب رسول خدا سے کہ جسنے فاطمہ کو غضبناک کیا اوسنے مجہے غضبناک کیا اون دونون نے کہا کہ واللہ سُنا ہی ہم نے رسول خدا سے جناب فاطمہ نے کہا کہ واللہ تمنے

مجھے غضبناک کیا اور راضی نکیا مین ہرگز تم سے راضی نہونگی اور رسول خدا
سے تمہاری شکایت کرونگی ابوبکر نے کہا کہ تمہارے واسطے دعا کرونگا بعد
ہر نماز کے جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ مین تجھپر نفرین کرونگی اور لعنت کرونگی
بعد ہر نماز کے پس روتا ہوا ابوبکر چلا گیا پس کہ سُنّی سے کہ آنکھین کھول کے
دیکھو کہ جب دختر پیغمبرؐ کو یہ کہین وہ صدیقہ تھین اب تمہین کیا تامل ہے آپ یا تو
انسے ہاتھ اوٹھاؤ تو ابوبکر کو صدیق جانو اور جو جناب فاطمہؑ کو صدیقہ جانو
اور رسولؐ خدا کو سچا جانو تو ابوبکر سے ہاتھ اوٹھاؤ اور اس روایت ابن
قتیبہ سے کئے فائدے ظاہر ہوے جناب فاطمہؑ نے اونکے سلام کا جواب ندیا اگر
اونہین مسلمان جانتین تو جواب سلام واجب تھا دختر پیغمبرؐ ترک واجب
نکرتین اور اگر ترک واجب کیا تو دروغ خدا اور رسولؐ لازم آتا ہے کہ وہ عصمت
جناب فاطمہؑ فرمائین اور جناب فاطمہ ترک واجب کرین دوسرے اگر اونہین
خلیفہ جانتین تو اونکی اطاعت واجب تھی فرمان سرداری کرتین نہ یہ کہتین
مین تجھپر بعد ہر نماز کے لعنت کرونگی اور پھر اونکی روایت موضوع کی تکذیب کے
اور سب سے زیادہ یہ ہے کہ جاتے وقت عمر ابوبکر سے کہتے تھے کہ چاہو ہم نے فاطمہؑ کو
غضبناک کیا ہے آپ اقرار کیا تو نفرین خدا اور رسولؐ خدا مین داخل ہوسے
اور پھر یہ دوجھوٹھہ تازہ بولے کہ مین عائشہ سے زیادہ تمہین دوست رکھتا
ہون بھلا عائشہ کو اور حفصہ کو بارہ بارہ ہزار درہم دیتے تھے جناب فاطمہؑ کو
کیون نہ دئے کذب صریح ہے اور اگر پیمبرؐ خلاف حکم خدا معاذ اللہ ورثہ سے
منع بھی کرتے تو ابوبکر بارہ سو درہم جناب فاطمہؑ کو ندیسکتے تھے آیا دینا جناب

فاطمہ کو مال مطلق حرام تہا اپنے پاس سے بہی ندے سکتے تھے جیسے اون دونون کو دیتے تھے آیا نہین سُنا تم نے کہ زینب خواہر زادی حضرت خدیجہ جو بیٹی رسولخدا کے کہلاتے تہین ربیعہ بن العاص کو منسوب تہین جب جہاد مین پکڑ آئے اور حکم خدا ہی کہ فدا جو دے اوسے رہا کرو تو زینب نے اپنے شوہر کی فدا مین اپنا زیور بہیجا حضرت اوسے دیکہکر رونے لگے اور مسلمانون سے کہا کہ اگر تم راضی ہو تو مین اسے پہیر دون کہ مجہی زینب کا زیور لینا گوارا نہین وہ سب نے راضی ہوکے کہا کہ پہیر دیجئے حضرت نے پہیر دیا پس کیون مسلمانون اگر ابوبکر کو رضا جناب فاطمہ منظور ہوتی اور یہ مسلمانون سے کہتے کہ دختر پیمبر مجہسے ناراض ہوتی ہی تم اجازت دو کیا مسلمان اجازت ندیتے یا جناب فاطمہ سے کہتے آپ اس سے بہتر مجہسے لیجئے تو کیا نہو سکتا تہا مگر ظاہر ہوا کہ اونہین تو اہل بیت کو محتاج کرنا منظور تہا کہ تا کوئے انکی طرف رجوع نکرے پس جب جناب فاطمہ اونکو یہ کلمہ کہین اور جناب فاطمہ اور جناب امیر اونکی خلافت کے منکر ہون اور اونکی خلافت کو حق نہ جانین اور اطاعت نکرین تو ہم اونکو کیونکر اچہا کہین حکم خدا سے ہمین اطاعت اہل بیت واجب اور نافرمانی کفر ہی اور نہ جب اہل بیت نے اونہین ظالم کہا اور کاذب کہا تو ہمین تصدیق اہل بیت واجب بلکہ عین ایمان ہی اور خدا فرماتا ہی لاَ تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ یعنے میل نکرو طرف ظالمون کے اور خدا فرماتا ہی إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور انہون نے حق اہل بیت کو جو قرآن مین وارد ہوا تہا سب کو چہپایا اور خلاف حکم خدا اونہون نے حکم کیا اور

تم سب نے اونکی محبت سے احکام خدا کو چھپایا تابع اور متبوع وَمَن لَّم یَحْکُم بِمَا
اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ مین داخل ہوئی اور خداوند عالم نے فرمایا
ہی کہ حاصل مضمون اوس آیت کا یہ ہی کہ وہ لوگ کہ چھپاتے ہین جو خدا نے
نازل کیا ہی دلایل اور ہدایت سے بعد اوس کے کہ ہمنے اوسے واسطے آدمیونکی
قرآن مین بیان کیا ہی یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰاعِنُوْنَ یعنے یہ گروہ وہی ہی جنپر
لعنت کرتا ہی اللہ اور لعنت کرین اوسپر جن اور انس اور ملائکہ اور یہ امر ہی
اگرچہ بر صورت خبر ہی اور اخطب خوارزم نے نقل کی ہی کہ رسولؐ خدا نے فرمایا
لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِیْمَانَ عَبْدٍ اِلَّا بِوِلَایَتِہٖ وَالْبَرَآئَۃِ مِنْ اَعْدَائِہٖ یعنے خدا قبول
نہین کرتا ایمان کو اپنے بندہ کے مگر جو اقرار ولایت علیؑ کرے اور علیؑ سے محبت
کرے اور دشمنونپر اوس کے لعنت کرے اور اکثر علمائے اہل سنت نے ابن
عبّاس سے روایت کی ہی اور مدارج النبوۃ کہ تصنیف عبد الحق دہلوے
کی ہی کہ حاصل مضمون اوس کا یہ ہی کہ جناب رسولخداؐ اور جناب امیرؑ چلے
جاتے تھے ایک باغ پر گذرے جناب امیرؑ نے عرض کی کیا خوب باغ ہی یا رسولؐ
اللہ حضرتؐ نے فرمایا حدیقتک فی الجنۃ احسن منہا باغ تیرا اے علیؑ جنت مین
افضل ہی اس سے پھر ایک باغ پر گذرے تھے فرمایا حضرتؐ نے پس بعد اوسکے
جناب رسولخداؐ سینہ پر جناب امیرؑ کے ہاتھ مار کے رونے لگے اور فرمایا
عداوتین سینونمین لوگونکے ہین تیرے نہین ظاہر کرین گے اوسے مگر بعد
میرے اُولٰئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰاعِنُوْنَ اوس گروہ پر لعنت کرے
خدا اور لعنت کرین جن اور انس اور ملائکہ پس ہمتو لعنت اونپر حکم

خدا سے اور رسولؐ خدا سے اور حکم اہل بیت رسولؐ خدا سے کرتے ہین ہم کافر
ہوجائین اور جنہون نے سراسر مخالفت خدا اور رسولؐ خدا کی کرکے اور جناب
امیرؑ سے یا اور اہل بیتؑ سے عداوتین کین اور ابتک کرتے ہین کہ بعضے کہتے ہین
جس کے دل مین خردل برابر عداوت علیؑ نہو وہ سُنّی نہین اور بعضے بیضہ
مرغ کے برابر کہتے ہین اور اس زمانہ مین ایسے ملعون موجود ہین پس کافر
نہوسکے جواب دو یا ایمان لاؤ کہ اگر ہمارا فرقہ شیعہ کا ناجی نہین ہو تو پہر کوئی
دنیا مین ناجی نہین ہو اور اگر ہمارا فرقہ ناجی ہو تو بہی کوئی فرقہ ناجی نہین ہو
سب جہنم مین مخلد رہین گے اور اس کی تو تصریح کتب اہل سنت مین موجود ہو
زمخشری نے روایت کی ہو کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کے بعد
اکہتر فرقہ ہوے ایک ناجی ہوا اور باقی سب ناری ہوئے حضرت عیسیٰ کے
اُمت مین بہتر فرقہ ہوے ایک ناجی ہوا سب ناری ہوے میری اُمت مین بعد
میرے تہتر فرقہ ہونگے ایک نجات پائیگا اور سب جہنم مین جائین گے اور مخلد
رہین گے زمخشری نقل کرتا ہو قَالَ عَلِیٌّ مَنْ هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنے جناب امیرؑ نے
عرض کی وہ فرقہ کون ہو اے رسولؐ خدا قَالَ عَلِیٌّ مَنْ اَنْتَ وَاَصْحَابُکَ اور دوسری
حدیث مین ہو یَا عَلِیُّ شِیْعَتُکَ شِیْعَةُ اللّٰہِ وَاَنْصَارُکَ اَنْصَارُ مِرْقَنْدٍ وَحِزْبُکَ
حِزْبُ اللّٰہِ یَا عَلِیُّ شِیْعَتُکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنے اے علیؑ شیعہ
تیری ہی رستگار ہین روز قیامت کو بس هُمُ الْفَائِزُوْنَ سے تخصیص نجات
شیعہ کی ثابت ہو کہ ہم تو خاص طریقہ جناب امیرؑ پر ہین کہ حضرت انکی خلافت کا
انکار فرماتے تہے کہ حق میرا ہو اسے قصور پر گہر جلایا جاتا تہا جیسا شمہ ایک بیان

کر دیا ہو اور ابو نعیم نے ابی لیلے غفاری سے اور اوسنے جناب رسولؐ خدا سے
روایت کی ہو کہ حضرت نے فرمایا سَیَکُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ فِتْنَۃٌ فَاِذَا کَانَ ذَالِکَ فَالْزِمُوْا
عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاِنَّہُ الْفَارِقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ یعنے بعد میرے فتنہ
و فساد ہونگے اوسوقت تم علیؑ کی اطاعت کو لازم کرنا کہ وہ فارق ہے حق و
باطل مین اور سید علیؑ ہمدانی نے کتاب مودۃ القربیٰ مین ابن عباس سے
روایت کی ہو کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا یا ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَیْکَ بِعَلِیٍّ فَاِنَّ الْحَقَّ
عَلٰی لِسَانِہٖ وَاِنَّ النِّفَاقَ بِجَانِبِہٖ اِنَّ ہٰذَا قُفْلُ الْجَنَّۃِ وَمِفْتَاحُہَا بِیَدِہٖ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ
وَبِہٖ یَدْخُلُوْنَ النَّارَ یعنے اے ابن عباس لازم ہو تجپر اطاعت علیؑ کی پس تحقیق کہ
حق اوپر زبان علیؑ کے ہو اور نفاق اوس کے مقابل مین ہو بتحقیق علیؑ قفل جنت
اور کنجی اوس کی ہو اور قفل نار اور کلید اوس کی ہو اوسی کے حکم سے داخل
جنت ہونگے اور اوس کے حکم سے داخل نار ہونگے پس جناب امیرؑ ابو بکر و عمر کو
کاذب اور غادر اور خاین جانتے تھے جیسا کہ صحیح مسلم مین وارد ہو کہ عمر نے
جناب امیرؑ سے کہا کہ تم ابو بکر کو کاذب اور غادر اور خاین جانتے ہو اور مجھے بہی
کاذب اور غادر اور خاین جانتے ہو اور جناب امیرؑ نے کچہ عذر نکیا چپ ہو رہے
پس ہمین بہی جاننا ایسا ہے واجب ہوا کہ اگر انہین خلیفہ جانین یا صادق
جانین تو جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ کو اور تمامی اہل بیتؑ کو کاذب جانین
بلکہ رسولؐ خدا اور خدا کو بہی معاذاللہ تکذیب کرکے پس کافر ہو جائین
جیسے کہ وہ سب ہوے پس اب جیسے وہ سب کافر ہوے اور تم سب
ہوتے ہو جواب دو کہ ہم تو باوجود اطاعت خدا کے ناری ہوے اور تم ناجی

ہوے کہ سراسر تکذیب خدا اور رسولؐ اور اہلبیت کرتے جاتے ہو جیسے خدا
کھے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اوس کی شان مین جو پیغمبرؐ کھے اور جو پیغمبر خدا اپرا تمام
کرکے نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ کھے اوسے فاروق اور صدیق کہو اور شیعون کے
دشمن ہوتے ہو کہ تم کیون تصدیق کرتے ہو سُبْحَانَ اللہ پس ہمنو ناری ٹھہرے
اور یزید اور معاویہ اور محاربان جناب امیرؑ اور موذیان خاندان رسالت
سب ناجی عکس ارشاد پیمبرؐ ہوگیا کہ حضرتنے ایک فرقہ ناجی کہا اہل سُنّت کے
ارشاد سے ایک فرقہ ناری ہوا باقی سب فرقہ ناجی یہ دین تازہ ہی پس آنکھین کہولو
خواب غفلت سے بیدار ہو کہ سوائے شیعہ اثنا عشری کے کوئی فرقہ ناجی نہین
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی **فائدہ** عجب تر یہ ہی کہ یہہی مذہب اہل سنّت کا
ہی کہ بندہ کو کچہ اپنے افعال مین اختیار نہین ہی یہ مجبور ہے پس کوئی پوچھے اونسے
کہ پہر ہمین کیون برا کہتے ہو جو ہم سے خدا کہلواتا ہی ہم کہتے ہین کسے مذہب
پر تو قایم رہو اور دوسرے تماشا یہ ہی کہ بعضے سُنّی یہ کہتے ہین کہ دشمنان
اہلبیتؑ پر ہم بہی لعنت کرتے ہین پہر ہمین کیون دشمن رکھتے ہو اگر تم مجمل
کہتے ہو تو ہم مفصل کہتے ہین ہمنے اونکی دشمنی تمہاری کتابون سے مفصل تر
ثابت کردی ہم نام بنام کہتے ہین تم آنکھین بند کرلو تو کیا کرین مگر خدا کے
سامنے معذرت پیش نجائیگی اور ایک صورت سے تمہین مفصل کہتے ہو مگر
دل مین یعنے جب کسی شیعہ کو دیکھتے ہو تو ضرور تمہارے دل مین خیال آتا
ہوگا کہ یہ وہی ہین جو اونکو اونکو لعنت کرتا ہے تو گویا ہمنے بہی کہا یعنے جیسے
ہم تمہین دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ دشمن اہلبیت پیغمبرؐ ہین کہ دشمنون کو

اہل بیت کے دوست رکھتے ہین اور دوست دشمن کا وہ بھی دشمن ہی پس
سنی بھی دشمن اہل بیت ہین کہ اطاعت اہل بیت اطاعت خدا و رسول
ہی تکذیب اونکی تکذیب خدا و رسول ہی پس ڈرو خدا سے روز قیامت کو
حسرت ہو اور یہ نہ کہو لَو اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّأَ مِنْہُم کَمَا تَبَرَّؤا مِنَّا اوسوقت
فائدہ بخشیگا فَتَذَکَّرُوا یَا اُولِی الاَلبَاب حاصل ایمان سے اور اعمال سے
نجات ہی اور ہمارا فرقہ بیشبہ ناجی ہی فقط

سوال دوم

حافظان اہل سنت سے یہ ہی کہ قرآن شریف تو تحفہ ثابت کیا ارسے ہوا ہی سے
سمجھے بہی ہویا نہ ایک آیت تم سے پوچھتے ہین [illegible] ایک لفظ سے
سوال کرتے ہین کہ خداوند عالم فرماتا ہی اَطِیعُوا اللہَ وَ اَطِیعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِی الاَمرِ
مِنکُم یعنے اطاعت خدا کرو اور اطاعت رسول کرو اور اطاعت اولوالامر
پس ہم پوچھتے ہین کہ خدا پاک ہر عیب سے ہی اور رسول اوس کا پاک اور معصوم
اور عالم اور صاحب معجزات گناہون سے بری کہ کبھی بت کو جسنے سجدہ نہین
کیا پس ایسا ہی اولوالامر چاہیے ہی یا جس جاہل اور فاسق کو چاہیے اولوالامر
قرار دے لیوے پس بتاؤ کہ کون آپکے تینون خلیفہ سے مثل رسول خدا کے
تہا بلکہ آپکے تینون خلیفہ ضعیفی تک تو بت پرستی مین مشغول رہے جب
مسلمان ہوے تو یہ حال تہا کہ کبھی تو جہاد سے فرار فرماتے تھے کہ گناہ عظیم ہی
چنانچہ خیبر اور احد کا حال ظاہر اور مشہور ہے اور کبھی نبوت رسول خدا
مین شک کرتے تھے کہ کتب اہل سنت مین یہ بات مشہور ہی کہ عمر ابن خطاب

روز صلح حدیبیہ فرماتے ہے ماشککت منذ یوم اسلمت الا یومئذ یعنے مجھے شک نہین ہوا نبوت مین از روز اسلام مگر آجکے دن اور جناب رسول خدا نے فرمایا مین تم مین دو چیزین چھوڑتا ہون اگر دونون سے متمسک رہوگے یعنے چنگل مارے رہوگے تو گمراہ نہوگے ایک قران ہی اور دوسرے اہل بیت دونون جدا نہونگے تا میرے پاس حوض کوثر پر آئین اور اکثر احادیث اہل سنت مین ہی کہ قران اور اہل بیت دونون جدا نہونگے پس جب رسول خدا نے قلم اور دوات واسطے نوشتہ عہد مانگا عمر نے کہا انہ لیہجر حسبنا کتاب اللہ انہین ہذیان ہی ہمین کافی ہو کتاب خدا کفار کا قول انہ لمجنون تھا انہون نے ہذیان کہا یہان تو انصاف کرو کہ خدا فرماتا ہی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے تمہارا صاحب غاوی اور گمراہ نہین ہوا کلام اپنی خواہش نفس سے نہین کہتا مگر جو اوسے وحی ہوتی ہی ادہر ہذیان بتایا خدا کر کے لیے بھیجے اور پھرا دسے سلمان جا نو پس آوازین بلند ہوئین اور حضرت نے صحبت سے نکالدیا راندہ درگاہ پیغمبر ہوا اور خدا فرماتا ہی بلند کرو آواز کو پیغمبر سے حبط عمل ہوجائیگی پس آیا یہ مصداق اس قول خدا کے ہوے یا نہین قولہ تعالے ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ہم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مہینا یعنے حاصل مضمون یہ ہی کہ وہ لوگ کافر ہین ساتھ خدا اور رسولون کے اور چاہتے ہین کہ تفرقہ کرین خدا اور رسولون مین اوس کے اور کہتے ہین

کہ ایمان لائے ساتھ بعض کے اور کفر کرتے ہین بعض سے اور چاہتے ہین کہ
کوئی راہ خدا اور رسولؐ سے جدا نکالین یہ کافر ہین برحق اور مہیا کیا ہے
ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کنندہ پس پیغمبر تو فرماتے ہین کہ قرآن اور
اہلبیت کی اطاعت کرو اور وہ کہتے ہین ہمین قرآن کافی ہے پس جب ایک کو
چھوڑا دوسرا بھی چھوٹ گیا ابوبکر جوار ستے تو وہ قرآن کو بھی چھوڑ کر ایک پیغمبر پر
افترا باندھکر کھڑے ہوے کہ حضرت فرماتے ہین کہ ہم گروہ انبیا وارث نہین رکھتے
ہمارا ترکہ صدقہ ہے یہ کذب اور افترا رسول خدا پر ہے کہ ایک لڑکا بھی جانتا ہے
کہ باپ کا ورثہ اولاد پاتی ہے نہ غیر اور قرآن مین خدا فرماتا ہے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ
مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور فرماتا ہے يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ اور سارے احکام وراثت کے ارشاد کئے اور کہین پیغمبر کو
جدا نہین کیا بلکہ فرمایا وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ یعنے وارث ہوے سلیمان داؤد
کے چنانچہ زمخشری اس کی تفسیر مین لکھتا ہے کہ ہزار گھوڑے ورثہ داؤد مین سلیمان
نے پائے اور پیغمبر نے سارا علم جناب امیرؑ کو سپرد کیا اور فرمایا اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ
بَابُهَا مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِهِ مِنْ بَابِهِ یعنے مین شہر علم ہون اور علیؑ در ہین اسکے
جو علم چاہے وہ در سے پائیگا نہ تو اونسے اس علم کو فرمایا نہ کسی صحبت مین ارشاد
کیا نہ قرآن مین مخصوص وارد ہوا کیا حضرت انکے کان مین فقط کہدیا تھا اور اہل بیت
لاعلم و جاہل تھے کہ وراثت کا دعوا کیا پس معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے تو
احکام قرآن کو منسوخ کیا دوسرے صاحب نے پیغمبرؐ کو معزول کر دیا مگر معتقدین کا
اونکے اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اسلئے کہ پیغمبر آخرالزمان کے اور قرآن کو ناسخ ہوے

اون کے پیشوا اور پیر صاحب نے تو قرآن کو جلا ہی دیا اور پھر اچھے رہے اور ایمان
اور اسلام مین فرق نہ آیا اور ان کے برا کہنے سے شیعون کے دشمن ہین اور پیغمبر
کی بیٹی کا گھر جلایا قرآن کو جلایا پیغمبر پر افترے کئے اور ہذیان کی تہمت کی کہ اگر
کسی ادنی کو کہو تو وہ بھی مارے دوڑے پس معلوم ہوا ہم جو کرین تو کافر ہو جائین
اور صحابہ جو کچھ کرین وہ معاف ہی اور کہتے ہین کہ یہ عشرۂ مبشرہ تھے یعنے رسول نے
انہین بشارت دی ہی کہ جو چاہو کرو سب معاف ہی یہ بھی دروغ ہی کہ خداوند
عالم قرآن مین پیغمبر کو فرماتا ہی کہ قُل اِنّی اَخَافُ اِن عَصَیتُ رَبّی عَذَابَ یَومٍ عَظِیم
کہ کہہ اے پیغمبر مین خائف ہون اگر عصیان کرون خدا کا روز قیامت سے اور
صحابہ کو کہین چاہو قرآن جلاؤ چاہو اہل بیت کو قتل کرو آزار پہنچاؤ چاہو وصی
وصی خلیفہ کو قتل کرنے آؤ چاہو مجھے مجنون بناؤ سب معاف ہی شیخ ابن ابی
الحدید کہ علمائے اہل سنت سے ہین لکھتے ہین کہ جناب امیر سے جب عایشہ لڑنے
آئین زبیر سامنے جناب امیر کے آ اور کہنے لگا کہ عثمان نے وہ حدیث بیان کی نہ
آپنے تصدیق اوسکی نہ کی اور حالانکہ وہ عشرۂ مبشرہ سے تھے حضرت نے فرمایا عشرۂ
مبشرہ سے کون کون ہی کہا کہ ابوبکر عمر عثمان ابو عبیدہ جراح سعد سعید طلحہ
زبیر عبد الرحمن اور یہ کہکے چپ ہوا حضرت نے فرمایا کہ دسوان کون ہی کہا آپ
حضرت نے فرمایا کہ مجھے بھی حضرت نے فرمایا ہی کہا ہان بیشک حضرت نے فرمایا تم
دیتے ہو کہ مجھے حضرت نے بشارت دی ہی بہشت کی مین تمہارے بشارت
گواہ نہین ہون کہ تمہین رسول خدا نے جنت کہا ہو پس زبیر رونے لگا اور چلا گیا
زبیر کو دیکھئے کہ بشارت بہشت کے بھی گواہ ہین اور قتل پر کمر باندہ کے

اُنسے بھی آئے ہین اور عایشہ کو بھی لڑانے لائے ہین وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ کو بھول
گئے اور پھر مسلمان رہے اور عجیب تماشا ہے اپنی تو حدیث وضعی مخالفین انکو
صحیح سے زیادہ قرآن سے زیادہ معتبر جانتے ہین اور شہرت دیتے ہین اور
ہمارے باب مین جو صحیحہ وارد ہوے ہین انہین ضعیف سے بھی اضعف
کر دیتے ہین چنانچہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی شیعتک ہم الفائزون
یوم القیامۃ اے علی شیعہ تیرے رستگار ہین قیامت کو اور اخطب خوارزم نے
روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ خدا نے میرے بھائی علی ابن
ابیطالب کے لئے وہ فضائل مقرر کئے ہین کہ انکا کوئی احصا نہین
کر سکتا فمن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقراً بہا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ
وما تاخر جو شخص ایک فضیلت انکی فضائل سے بیان کرے در انحالیکہ
اعتقاد رکھتا ہو خدا اوس کے گناہان گذشتہ اور آیندہ بخشدیتا ہے پس
وہ اگر عشرہ بموجب حدیث وضعی کے عشرہ مبشرہ تھے تو ہم قول جمیع مخالفین
سے گروہ اثنا عشریہ مبشرہ ہین پس سوال اول کا معین بہ تقریر بھی ہوگئے
کہ ہم جسے جو چاہین کہین ہمین معاف ہے ہمارا فرقہ بیشک ناجی ہے +
غرض آمدیم بر سر مطلب اب ہم ایسے سوال کرتے ہین کہ آیا یہ لوگ قابل
اولوالامر ہونے کے تھے یا جنکو رسول خدا نے فرمایا علی منی بمنزلۃ ہارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی اور فرمایا علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی
اور فرمایا انت وصیی وخلیفتی من بعدی بہت سے حدیثین اسی مضمون کی وارد
ہوے ہین کتب مخالفین مین اور خداوند عالم نے فرمایا کونوا مع الصادقین

یعنے صادقین کے اطاعت کرو مفسرین اہل سنت نے لکھا ہے کہ مراد علی ابن
ابی طالب ہین اور روایت سے علمائے اہل سنت نے تفسیر والنجم اذا ہوی
مین لکھا ہے کہ جناب رسول خدا سے پوچھا آپکا خلیفہ بعد آپکے کون ہوگا
کہ ناگاہ ایک ستارہ آسمان سے چلا حضرت نے فرمایا کہ جسکے گھر مین یہ ستارہ
اوترے وہی میرا خلیفہ ہے سب اپنے گھر دل مین ڈھونڈھنے لگے وہ آتے آتے خانہ
جناب امیر مین مثل تیر [illegible] آکر نہان ہوا اور پھر جانب آسمان بلند ہوا منافق
کہنے لگے کہ پیغمبر محبت علی مین گمراہ [illegible] مین جو چاہتے ہین وہ
کہتے ہین کہ یہ آیہ نازل ہوا والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق
عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے قسم ہے ستارہ کے جب اوترا انہین گمراہ
ہوا صاحب تمہارا اور نہ غاوی ہے واپس گمراہ اور غاوی کہنے والا معلوم
ہوا کہ یہ کلمات کسنے کہے جب کلمہ پیغمبر کہا واضح ہوا کہ یہ کہنے والے تھے اور اسی
طرح شان نزول آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون
الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ وہم راکعون مین وارد ہوا ہے در اخطب خوارزم
اور علمائے اہل سنت راوی ہین کہ حضرت سے صحبت مین کسی نے پوچھا کہ
آپکا خلیفہ کون ہے حضرت نے دعا کی خلاصہ یہ ہے کہ خداوندا میرے بھائی
موسی نے دعا کی تھی تونے ہارون کو خلیفہ اون کا کیا مین تجھسے دعا کرتا
ہون کہ میرے بھائی علی کو میرا خلیفہ کر کہ یہ آیہ نازل ہوا حضرت نے کہا چلو
دیکھنے یہ عمل خیر کسنے کیا اس مسجد مین آئے تو وہ سائل انگوٹھی لیئے کہ اٹھا
حضرت نے پوچھا کسنے یہ انگوٹھی دی تجھے اوسنے کہا اس نمازی نے [illegible] اسنے

حضرت نے تکبیر کہی اور فرمایا الحمد للہ کہ خدا نے میری دعا کو قبول کیا اس سے
ظاہر ہوا آیہ یَا اَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ الخ نازل ہوا یعنے جب حجۃ الوداع سے حضرت
پھرے تو یہ راہ مین نازل ہوا غدیر خم مین حضرت نے سب کو جمع کر کے فرمایا کہ
جو رسول دنیا سے گیا اوسنے اپنا جانشین قایم کیا مجھے بھی حکم خدا ہوا ہے
پھر فرمایا اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ قَالُوا بَلیٰ یعنے آیا مین نہین ہون
تمہارا اولی بالتصرف تمہارے نفسون سے سب نے کہا کہ آپ ہین قَالَ مَنْ کُنْتُ
مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ اور ہاتھ پکڑ کر جناب امیرؑ کا اوٹھایا اور فرمایا جسکا مین
صاحب تصرف اور اختیار ہون اوسکا علیؑ صاحب تصرف اور صاحب اختیار
ہے اور اکثر اہل سنت کی تفسیرون مین موجود ہے اور سب نے آکے مبارکباد دی
چنانچہ عمر نے آکے بھی کہا بَخٍ بَخٍ لَکَ یَا عَلِیُّ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَ مَوْلیٰ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ
مبارک اے علیؑ کہ تم مولا ہوے میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے اب کون سی
بات باقی رہی پھر ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ پھر آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ نازل ہوا پس معلوم ہوا کہ بے اقرار و اعتقاد امامت و ولایت جناب امیرؑ
دین ناقص ہے پھر اخطب خوارزم روایت کرتا ہے کہ یہ ہی قول علماے اہل سنت
کا ہے کہ جبرئیل نازل ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا نے فرمایا ہے کہ
حکم دو اپنی امت کو کہ علیؑ کا کوئی نام لیکے نہ پکارے بلکہ امیر المومنین کہا
کرین اے منصفون غور کرو اب کون سے بات باقی رہی خلافت پر جناب
امیرؑ کی اور بعد رسول خدا کے جتنے تھے سب امیر المومنینؑ کہلانے لگے
یہ غاصب تھے یا نہ کسنے انھین امیر المومنینؑ کہا تھا ان دلایل واضحہ پر بعضے

لیے بیٹھا رہا پیچھے تھے اور حذیفہ ہانکاتے تھے ناقہ حضرت کو حذیفہ نے
پوچھا یا حضرت یہ کون لوگ ہین حضرت نے نام اونکے بتائے اور بجلی چمکی کہ
حذیفہ نے سب کو دیکھ لیا اور جناب صادق علیہ السلام سے نام اونکے
ظاہر ہوئے اور حذیفہ سے بھی عمر پوچھا کرتے تھے کہ مین منافق ہون یا سوا
یہ صحیح بخاری مین مرقوم ہی حذیفہ کہتے ہین کہ مین کیونکر [illegible] قول رسول خدا کو
بتاؤن تو آپ دیکھ لے اپنے تئین اور حذیفہ نے زمانہ خلافت ظاہری
جناب امیر مین سب کے نام بتلائے ہین یہ ہمارے کتب مین ہی اور سنو کہ
واسطے خدا کی چار جاہلونکے خلیفہ بنائے ہوئے تو برحق ہین اور جو حکم خدا سے
خلیفہ تھے اونکی خلافت ثابت نہین ہوتی یہ اسلام ہی یا کفر اور ایسے
مخالفان خدا اور رسول جو [illegible] کافر ہوتا ہی واللہ انکو خلیفہ جاننا
ایسا ہی کہ فرعون کو خدا جاننا اور مسیلمہ کذاب کو پیغمبر جاننا اور ایسے
لوگ وارث اولوالعزم پیغمبر آخرالزمان کے نہین ہو سکتے ہین کہ خدا فرماتا ہی لا ینال
عہدی الظالمین یعنے نہ پہنچے گا عہد میرا ظالمونکو اور پھر فرماتا ہی لا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار اور میل نکرو ظالمونکی جانب کہ پہنچے
آتش جہنم مس کریگی جہاں علم ہو کہ میل نکرو اونکی جانب اونکو امام جانو
محبت کرو پھر مسلمان کہلاؤ غور کرو غافل نہ ہو کہ تمہارے عالم کیا کہہ گئے
ہین جب خلافت جناب امیر کی ثابت ہی تو سب ائمہ اثنا عشر کی خلافت اور
امامت ثابت ہوا اور انکا منکر منکر نبوت اور منکر خدا ہے سمجھو کہ جب خدا نے
اپنے پیغمبر کو حکم کیا آیہ یا ایہا الرسول مین کہ ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

یعنے اگر اس حکم کو ہمارے نہ پہنچایا تو کسی حکم کو ہمارے نہ پہنچایا پس حضرت
نے اوس حکم کو پہنچایا اب جسنے اوس حکم کو نمانا اور جناب امیرؑ کو خلیفہ
نجانا پس اوسنے کسی حکم خدا کو نمانا یہ بات اس سے ظاہر ہوئے ایسی جب
خلافت جناب امیر کی ثابت ہوئے تو سب ائمہ کی خلافت اور امامت ثابت
ہی کہ ایک دوسرے کو بحکم خدا و رسول خلیفہ کرتا گیا مگر چونکہ خلافت کا بیان ہکا
ہی سب کا وضوح کر دینا چاہئے حالانکہ اوس حدیثین صحاح ستہ مین بعبارت
مختلف اور مضمون متحد وارد ہوئے ہین کہ حضرت نے فرمایا لایزال امر
الدین قائما حتی یکون فیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنے ہمیشہ
رہیگا یہ دین باقی تا آنکہ ہون دین کے بارہ خلیفہ اور سب قریش سے ہونگے
اب سنی بتادین کہ بارہ خلیفہ بنابر اونکے مذہب کے کون ہوئے اور ہم سے
سن لو کہ جو تمہارے کتب سے بھی بنابر ہمارے مذہب کے ثابت ہین اور
ہماری کتابون مین نہایت توضیح اور تفصیل سے اوسکا بیان ہوا ہی پس
پنبۂ غفلت کو کانون سے نکالو اور اس استعجاب مین نہو کہ صحابہ صحبت
رسول خدا مین رہکر برے کیونکر ہوئے چنانچہ بعضے جاہل عالم نما ایسے
باتین جاہلون کی بہکانے کو کرتے ہین کہ صاحب ہمارے صحبت مین آدمی
کو اثر ہو جاتا ہی پیغمبر کی صحبت کا ابوبکر و عمر وغیرہ کو اثر نہوا یہ اوس
نادان سے کہو کہ یہ تو سارے قرآن کا انکار کرتا ہی کہ خداوند عالم فرماتا ہی
اذا جاءک المنافقون الخ دیکھو کیا فرماتا ہی کہ تیری صحبت مین آکے
نبوت کی تیری گواہی دیتے ہین کہ تو پیغمبر ہی مگر وہ جھوٹے ہین قسمون لو

[illegible] نے دو ثلاثہ کو خلیفہ جانے جیسا [illegible] بھی ہم کو جناب [illegible]
[illegible] نہیں ہو گئے پس ہم [illegible] بھی [illegible]
[illegible]
[illegible] تھے [illegible] الائمۃ [illegible] علماء [illegible]
[illegible] اہل سنت سے ہے [illegible] سلیمان راعی سے کہا [illegible] ایمان
کے [illegible] میں جناب رسول خدا سے کہ حضرت نے فرمایا کہ شب معراج جب مجھے آسمان پر
لے گئے قال الجلیل آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ یعنے خدا نے فرمایا
ایمان لایا پیغمبر جو نازل کیا گیا اوسکی جانب خدا سے فقلت والمومنون
عرض کی میں نے کہ مومن بھی ایمان لائے قال صدقت یا محمد من خلفت فی
امتک قلت خیرہا قال علی ابن ابیطالب قلت نعم خدا نے فرمایا سچ کہا تم
اے محمد اب بتاؤ تم تو یہاں آئے اپنی جا امت میں کسے چھوڑ آئے ہو [illegible]
سب سے بہتر امت کو خدا نے فرمایا علی ابن ابیطالب کو عرض کی میں نے بلی اے
خداوند عالم قال یا محمد انی اطلعت الی الارض اطلاعۃ فاخترتک منہا
فشققت لک اسما من اسمائی فلا اذکر فی موضع الا ذکرت معی فانا
المحمود وانت محمد ثم اطلعت ثانیا فاخترت منہا علیا فشققت لہ اسما
من اسمائی فانا الاعلی وہو علی خداوند عالم نے فرمایا اے محمد میں نے نظر
کی زمین میں پس اختیار کیا اور برگزیدہ کیا اہل زمین سے تجھے اور اپنے
ناموں سے تیرا نام مشتق کیا تا جہان میں ذکر کیا جاؤں تو بھی ذکر کیا جاوے
میرے ساتھ میں ہوں محمود اور تو ہے محمد پھر نظر کی میں نے ثانیا پس اختیار کیا

تمامی اہل زمین سے علی کو اور اوس کے لئے ایک نام نکالا اپنے ناموں سے
پس مین اعلی ہون اور وہ علی ہے یا محمد اِنّی خَلَقتُکَ وَخَلَقتُ عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ
وَالحَسَنَ وَالحُسَینَ وَالائِمّةَ مِن وُلدِہٖ مِن نُورِی وَعَرَضتُ وَلَایَتَکُم عَلیٰ
اَہلِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ فَمَن قَبِلَہَا کَانَ عِندِی مِنَ المُؤمِنِینَ وَمَن جَحَدَہَا
کَانَ عِندِی مِنَ الکَافِرِینَ یعنے اے محمد مینے تمہین پیدا کیا اور پیدا کیا
علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ائمہ کو جو اولاد حسین سے ہین اپنے
نور سے اور عرض کیا تمہاری ولایت کو اہل آسمان اور اہل زمین پر۔
پس جسنے قبول کیا اونکی امامت و ولایت کو ہوگا نزدیک میرے وہ مومنین
سے اور جسنے انکار کیا تمہاری ولایت کا اور امامت کا ہوگا نزدیک میرے
وہ کافرون سے یا محمد لَو اَنَّ عَبدًا مِن عَبِیدِی عَبَدَنِی حَتّیٰ یَنقَطِعَ اَو یَصِیرَ
کَالشَّنِّ البَالِ ثُمَّ اَتَانِی جَاحِدًا بِوِلَایَتِکُم مَا غَفَرتُ لَہٗ حَتّیٰ یُقِرَّ بِوِلَایَتِکُم اے محمد
اگر کوئی بندہ میرے بندون سے عبادت کرے کہ جان بدن سے نکل جاوے
یا کثرت مشقت عبادت سے پوست خشک ہوکے بدن مین چمٹ جاوے اور پھر
میرے پاس آوے تمہارے ولایت کا منکر ہرگز نہ بخشونگا تا آنکہ اقرار کرے
وہ یا محمد تحب ان تراہم قُلتُ نَعَم یَا رَبِّ فَقَالَ التَفِت عَن یَمِینِ العَرشِ
فَالتَفَتُّ فَاِذَا بِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنِ وَالحُسَینِ وَعَلِیِّ ابنِ الحُسَینِ وَمُحَمَّدِ
ابنِ عَلِیٍّ وَجَعفَرِ ابنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَی ابنِ جَعفَرٍ وَعَلِیِّ ابنِ مُوسیٰ وَمُحَمَّدِ ابنِ عَلِیٍّ
وَعَلِیِّ ابنِ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنِ ابنِ عَلِیٍّ وَالمَہدِی فِی ضَحضَاحٍ مِن نُورٍ قِیَامٌ یُصَلُّونَ
وَہُوَ فِی وَسَطِہِم کَاَنَّہٗ کَوکَبٌ دُرِّیٌّ یعنے فرمایا خدا نے اے محمد دوست رکھتے

ہو کہ دیکھو اِن سب کو جنکی بابت اے رب ارشاد ہوا جانب راست عرش کے
دیکھو مین اودہر متوجہ ہوا پس ناگاہ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ اور علی ابن الحسینؑ
اور محمد ابن علیؑ اور جعفر ابن محمدؑ اور موسی ابن جعفرؑ اور علی ابن موسیؑ اور محمد
ابن علیؑ اور علی ابن محمدؑ اور حسن ابن علیؑ اور مہدیؑ ایک نور مثل آفتاب
کے ہین اوسمین کہڑے ہین نماز مین مشغول اور مہدی اونمین مثل کوکب درخشان
کے ہین فقال یا محمد ہولاء الحجج وہو الثائر من عترتک وعزتی وجلالی انہ الحجۃ
الواجبۃ لاولیائی والمنتقم من اعدائی پس فرمایا اے محمد یہ ہین حجت میرے
اور مہدیؑ عوض خون لینے والا ہی تیرے عزت کا ظالمونسے جو جو جفا کرینگے
تیرے اہلبیت پر اور شہاب الدین حنفی نے بہی اسی مضمونکی روایت نقل کی ہی
اور اخطب خوارزم نے روایت کی ہی جناب امیرؑ سے کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مین وارد حوض کوثر ہونگا تمہارے ساتھ اے علیؑ تم
ساقی اوسکے ہوگے اور حسنؑ نشان اوسکا اور جلانے تعیش محبان بنانے والے ہونگے
اور حسینؑ حکم کرنیوالے ہونگے اور علی ابن الحسینؑ اسباب مہیا کرتے ہونگے
اور محمد ابن علیؑ خبر کنندہ ہونگے اور جعفر ابن محمدؑ آگے آگے آینگے اور موسی ابن
جعفرؑ شمار کرینگے دوستونکو اور دشمنونکو اور علی ابن موسیؑ زینت دینگے
مومنونکو اور محمد ابن علیؑ مرتبہ بمراتب جگہ دینگے جنت مین اور علی ابن محمدؑ
تزویج کرینگے حورونکو ساتھ شیعونکے اور حسن ابن علی چراغ اہل جنت
ہین اور ہادی شفیع شیعیان ہونگے روز قیامت کو اوس جا کہ رخصت
نہین دیتا خدا واسطے شفاعت کے مگر جسے کہ چاہے اور راضی ہوا انتہی

صحیفہ ابراہیم مین لکھی ہے انتہی پس حق وہی ہے جو قرآن مین وارد ہوا اور
رسولخدا نے خلیفہ گردانا اور اگر خدا اور پیغمبر خدا نے خلیفہ مقرر نہ کیا تو صحابہ
کثیر العقل کون تھے خلیفہ مقرر کرنیوالی پس یہ بدعت کیونکی خدا اور رسول کے
نزدیک تو امام کی ضرورت نہ تھی پھر یہ کون تھے خلافت مقرر کرنیوالے پس یہ
بدعت ٹھیری وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ذِی ضَلَالَۃٍ سَبِیْلُہَا اِلَی النَّارِ یعنے سب
بدعتین ضلالت ہین اور ہر فرقی ضلالت کی راہ جہنم ہے اسکا ہمین جواب دیجیے
اور یہ جو دلیل بے سروپا کرتے ہو کہ اونکی خلافت اجماع سے ہوئی ہی تو ہم کہینگے
کہ یہی ہمین کہا دو کہ حضرت نے فرمایا ہو کہ جسپر اجماع امت ہوا وسے خلیفہ کرنا
پس تمہارے علمانے تین دلیلین بجاے خود ٹھہرائی ہین ایک اجماع ایک استخلاف
ایک غلبہ یہ سب بے سروپا ہین اپنی خواہش نفس کے موافق ہیں اور خلافت
رسول حکم خدائی سے ہوتی ہے پس سنّی کہتے ہین خلافت ابوبکر پر اجماع ہوا
اور کہتے ہین حضرت نے فرمایا تہا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہوگی یہ بات ہے
ظاہر البطلان ہے کہ سامنے حضرت کے تو یہ حال تہا جو بیان ہوا بعد رحلت کے
کونسی توقع تھی اور اگر اسے تسلیم بھی کرین تو کہتے ہین ہم کہ اگر اجماع سے
تمامی امت مراد ہے تو یہ بھی نہین ہوا کہ تمام امت کا اتفاق ہوا ہو
کا انصار کہتے تہے مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ یعنے ایک تم مین سے امیر ہو اور ایک
ہم مین سے امیر ہو اور بنی ہاشم اور اصحابہ صالحین مثل سلمان وغیرہ جناب امیر کے
ساتھہ دفن جناب رسولخدا مین مشغول تہے اور اتفاق خلافت جناب امیر تہا
کہ جس قصور پر گہر جناب امیر کا جلا لیا جاتا تہا پس تمام امت کا تو اجماع نہوا اگر کچھ

بعض امت کا اجماع کافی ہے تو ہم کہینگے کہ امت دو قسم پر ہے ایک امت مرحومہ جسے ناجی فرمایا ہے اور جسکی شفاعت کا وعدہ کیا ہے اور باقی امت ملعونہ کہ جو ناری ہے پس جس اجماع مین کہ بنی ہاشم اور سلمان اور خذیفہ وغیرہ اور حسنین علیہ اور جناب فاطمہ اور جناب امیرؑ داخل ہونگے وہ صحیح ہوگا یا اون لوگونکا اجماع کہ جو خلافت کے خوشی مین ایسے مصروف تہے کہ دفن رسول خدا مین بہی شریک نہوئے ایسے نافرمان خدا اور رسول کہ جنہین تمہارے مولوی روم ارشاد کرتے ہین

اہل دنیا کافران مطلق اند	روز و شب در زق زق و در بق بق اند
اہل دنیا کار دنیا ساختند	مصطفےٰ را بے کفن انداختند

پس اہلسنت مولوی روم صاحب کو تو کچہہ نہین فرماتے کہ اتنا بڑا کلمہ صحابہ کو کہگئے آیا شیعہ ہی گنہگار ہین پس ہم کہتے ہین کہ یہ اجماع باطل ہے اور یہ بات ظاہر ہے اور اگر بعض امت کا اجماع صحیح ہے تو پہر جسمین صحابہ نیک بالاتفاق شریک تہے وہ خلافت کیون نہ صحیح ہوگی اور اگر امت کا اجماع گمراہی پر نہین ہوتا بنا بر قول اہل سنت کے تو شیعہ کا اجماع جو برا کہتے غاصبان حق جناب امیرؑ پر واقع ہے باطل اور ضلالت کیون ہوگا اس اجماع کو بہی صحیح اور حق جانو کہ اس اجماع مین سب اہلسنت جو اولو الامر تہے شریک تہے اور دوسرے اجماع اور ایک دلیل سے بہی باطل ہے کہ کسی نبیؐ نے حضرت آدم سے تا حضرت خاتم امت کو بے جانشین چہوڑا ہے یا کسی امت نے اجماع سے خلیفہ کیا ہے یا کسی نبیؐ نے بے حکم خدا بے دعا کئے خلیفہ کیا ہو تو بتاؤ اگر کسی امت نے نبیؐ اپنا مقرر کیا ہو تو خلیفہ بہی

مقرر کرین یہ بدعت تازہ اور ظلم بے اندازہ ہی یہ ایسا ہے کہ پتہر کا ایک بت تراش کے بنایا اور اوسے خدا قرار دیا اگر وہ خدا ہو جاوے تو یہ خلیفہ ہو جاے کہ اونکی خدائی پر بھی لاکہو کا فرمتفق ہین وہ بولتے نہین یہ بولتے ہین تو بے تکی بولتے ہین کہین اتہام خدا پہ کہین رسول پر کرتے ہین انکا بولنا بدتر ہی اونکے نہ بولنے سے وہ بت جہنم مین بجائینگے اور یہ جہنم مین عذاب سخت مین معذب ہونگے پس یہ بدتر ٹھہری اول سے اور اس سے زیادہ بطلان پر اس بدعت کے یہ دلیل قاطع عرض کردن ابن عباس سے روایت ہی کہ جب خدا نے فرمایا اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنی مین زمین مین خلیفہ کردانونگا ملائکہ نے عرض کے اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ آیا گردانیگا زمین مین اوسے جو فساد کرینگے اور خون ریزی کرینگے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ یعنی ہم تسبیح اور حمد اور تقدیس تیری کرتے ہین ظاہر املائکہ کی یہ مراد تہی کہ ہمین سے خلیفہ کردانے پس خداوند عالم نے فرمایا جو مین جانتا ہون تم نہین جانتے پس خدا نے تعلیم اسماء حضرت آدم کو کیے اور ملائکہ سے فرمایا بتاؤ ان اسماء کو اگر سچے ہو قالو لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ابن عباس نے کہا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ حکم خدا ہوا اون ملائکہ کو کہ ہٹ جاؤ ہمارے حکم مین دخل دیا اور اعتراض کیا وہ ہٹ گئے جب لجاج کیا اونہون نے تو حکم ہوا کہ چوتہے آسمان پر ہمنے بیت المعمور بنایا ہے ستر ہزار فرشتے ہر روز جا کے وہان طواف کرا دین ابن عباس کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس دن سے فرشتے آتے ہین وہ ستر ہزار جو پہلے روز آئے تہے آجتک اونکے باری نہین آئی ہے اب غور کرو اے صاحبان انصاف

که اپنے فرشتونکا اجماع فرشتونکی خلافت پر قبول نہوا بلکہ مورد عتاب
ہوے ور اصحابکہ سب معصوم تہے اور آپکے خلیفہ کے خلافت پر اجماع
کرنیوالے نہ معصوم نہ محفوظ بلکہ اسلام مین اونکے امت مین اختلاف ہے
خود اپنے ایمان اور نفاق کا حال نہ جانتے تہے اور نبوت مین شک کیا
کرتے تہے پس دوسرے کا حال کیا جانتے ہونگے یہ اجماع کب درست ہوا
اور دیکہو کہ خداوند عالم حاکم تہا مگر اونکو علم آدم سے غافل کیا یہان جناب امیر سا
عالم موجود کہ جسکا علم مشہور تہا وہ معزول ہوا اور جو جاہل مطلق تہے وہ
خلیفہ بنائے جاوین اور اونکے خلافت درست ہی سبحان اللہ غور کرو کہ فرشتے
اتنا کلمہ کہکے غضبی مین آگئے اور یہان پیغمبر کے تکذیب کرکے بیہجر و حسبنا کتاب اللہ
کہتے ہین پہر اونکے اجماع پر خلافت صحیح ہوتی خدا کا حکم جناب امیر کو امیر المومنین
کہلانیکا ہوا تہا جیسا کہ تذکرا اور اصحاب ثلاثہ باوجود فسق اور نافرمانے
خدا اور رسول کے امیر المومنین کہلانے لگے اور مریدان خوش اعتقاد
اونکو خلیفہ خدا اور مقرب درگاہ کبریا جانتے ہین غرض خلاصہ سوال یہ ہے
کہ مجملاً حصت خلافت جناب علی ابن ابیطالبؑ کو جانا اور بطلان خلافت
صحابہ منکشف ہوے اب ہم یہ پوچہتے ہین کہ اگر خلافت اور امامت جناب
امیرؑ کی حق نہی تو صحابہ کا حال تہا کہ بنا بر اجماع شیعہ کے منکر امام مثل
منکر نبی ہے اور اگر خلافت صحابہ حق اور صحیح تہی تو مال جناب امیرؑ اور جناب
فاطمہؑ کا کیا تہا کہ فعل امام پر اعتراض فعل نبی پر ہے اور اگر کوئی سنی
کہے کہ بنا بر مذہب اہلسنت منکر امامت منکر نبوت نہین ہے کہ امامت سنت ہے

کچھ واجب نہین ہے تو ہم کہینگے کہ خوب ہوا اگر ہمارا مذہب حق ہے تو
منکر امامت جناب امیرؑ کافر ہوا اور اگر تمہارا مذہب حق ہو تو بھی ہمارا کچھ
نقصان نہین ہے چنانچہ جابر ابن عبد اللہ نے جناب امام حسینؑ سے عرض کی
یابن رسول اللہؐ جیسے امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح کی آپ بھی کیون نہین
صلح کرتے حضرت نے فرمایا ای جابر امام بحکم خدا کام کرتا ہے جو انہین
حکم تھا وہ اونہون نے کیا اور جو مجھے حکم ہے وہ مین کرتا ہون پھر بعینہ
کر ظاہر ہے کہ تمنے امام کے فعل پر اعتراض کیا۔ یا ایک اعرابی نے دعوے
کیا رسول خدا پر کہ آپنے گھوڑا مول لیا اور قیمت نہین دی حضرت نے فرمایا
مین نے دی ہے ابو بکر آئے حضرت نے فرمایا حکم کرو انہین یہ بولے آپکو
گواہ لانا چاہیے عمر آئے اونہون نے بھی مثل ابو بکر کے حکم کیا کہ جناب
امیر آئے حضرت نے فرمایا ای علیؑ تم حکم کرو حضرت نے عرض کی یا حضرت
آپنے قیمت دی حضرت نے فرمایا مین نے دی اعرابی کہنے لگا [illegible] ہے
حضرت نے ایک تلوار ماری کہ اوسکا سر اوڑ گیا حضرت نے فرمایا
یا علیؑ یہ کیا کیا حضرت نے عرض کی اوسنے آپکی تکذیب کی وہ کافر ہوا
قتل اوسکا چاہیے تھا حضرت نے فرمایا یہ حکم تھا خدا کا پس جیسے پیغمبرؐ کی
تکذیب ویسے امام کی تکذیب پس جناب فاطمہؑ انکی تکذیب کرتی دنیا سے
گئین جناب امیرؑ اونکی تکذیب کیا کیے اور ہمیشہ اونکی خلافت کو باطل
جانتے تھے اور حکم جابر و ظالم سمجھتے تھے چنانچہ ابن قتیبہ قصہ جنگ نہروان
مین لکھتا ہے کہ جناب امیرؑ کے پاس ایک شخص آیا قبیلہ خثعم سے اور بیعت

علیؑ سے کتاب خدا اور سنت ہے رسول اور سیرت شیخین پر چاہیے حضرت
نے فرمایا کہ سیرت شیخین کو کتاب خدا اور سنت رسول میں کیا دخل
کہ وہ دونو راوی ملا جامی ہے کتاب امامت اور سیاست میں لکھا ہے
جاء رجل عند رسول اللہ و قال من خلفاءک و نقباءک بعدک فطلب
رسول اللہ حجر الختم علیہ بخاتمہ و قال من ختم علیہ بخاتمہ فہو خلیفتے یعنی آیا
ایک شخص خدمت رسول خدا میں اور عرض کرنے لگا یا حضرت آپکے خلفا
اور نقبا بعد آپکے کون ہونگے پس حضرت نے ایک پتھر طلب فرمایا اور
اوسپر مہر کی اور فرمایا جو اسپر مہر کر دے اتبو کچھ جھگڑا نرہا ثم قال
فختم علیہ بعد رسول اللہ علی ابن ابیطالب ثم الحسن و الحسین ثم علی ابن
الحسین زین العابدین ثم محمد ابن علی ثم جعفر بن محمد ثم موسی بن جعفر
ثم علی بن موسی ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم قال فجاء رجل علی باب الحسن العسکری
ابن علی النقی و قام منتظر الباذن و کان علیہ السلام فی دخل البیت فقال
علیہ السلام لرجل قم ادخل من کان علی الباب فجاء فیما رجلا فانما فاذنہ فدخل
علی امام فقال علیہ السلام اعطنی حجر اختم علیہ ابی فاخرجہ فختم علیہ العسکری
ملا جامی نے لکھا ہے کہ مہر کی اوس سنگ پر بعد رسول خدا کے علی ابن ابیطالب نے
پہر حسن نے اور حسین نے پہر زین العابدین نے پہر محمد باقر نے پہر جعفر صادق
پہر موسیٰ بن جعفر پہر علی بن موسیٰ الرضا نے پہر محمد تقی پہر علی نقی نے
پہر کہا ملا جامی نے پس آیا ایک شخص وہ پتھر لیے ہوے دروازۂ امام
حسن العسکری پر اور کہڑا تہا کہ اجازت طلب کروں اور اندر بیٹھے تہے

اندر سے فرمایا کہ ایک شخص دروازہ پر ہے بلا لے وہ آیا تو دیکھا کہ ایک
فقیر کھڑا ہے کہا کہ حضرت بلاتے ہین جب سامنے حضرت کے آیا حضرت نے
فرمایا کہ لاؤ وہ پتھر جسپر میرے آباء طاہرین کی مہر کی ہے پس اوسنے
وہ پتھر نکالا حضرت نے اوسپر مہر کی اب کون سا شک باقی رہگیا ہے
ملا جامی کتاب نبوت مین لکھتے ہین امام مہدیؑ ابن حسن العسکری پیدا ہوے
فلانے سن مین اور علمانے بہی اقرار کیا ہے اور باقی سنّے کہتے ہین
کہ پیدا ہونگے مگر فرزند حسن العسکریؑ ہین یہ کونسا کلمہ حماقت کا ہے کہ
حسن العسکریؑ تو دنیا سے گئے اب اونکے بیٹے ہونگے اس کلمہ حماقت پر
تو استعجاب نہین کرتے ہین اور استعجاب کرتے ہین کہ عمر اتنی کیونکر ہوے
سبحان اللہ یہ لوگ خدا کی قدرت کے قائل نہین حضرت خضر کے
حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے قایل ہین کہ اونسے پہلے سے جیتے ہین اور
اپنے پیغمبرؐ کے اہلبیت مین تعجب ہے اور یہ نہین جانتے کہ زمانہ حجت خدا سے
خالی نہین رہتا یا آنکہ جناب امام حسینؑ کے وقت شہادت جب امام زین العابدینؑ
خیمہ سے نکلنے لگے تو حضرت نے منع کیا کہ اسنے باہر نہ آنے دو تاکہ
نسل آل محمدؐ سے دنیا خالی نہو اور احمد حنبل نے روایت کی ہے کہ
کہ فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے النجوم امان اہل السماء
فاذا ذہبت النجوم ذہب اہل السماء واہلبیتی امان اہل الارض
فاذا ذہب اہلبیتی ذہبت اہل الارض یعنے تمہارے امان اہل آسمان
ہین جب ستارے نہ رہینگے اہل آسمان نہ رہینگے اور اہلبیت ہمارے

امان اہل زمین ہین جب میری اہلبیت نرہینگے اہل زمین
پس جب دیکھا ہمنے اہل زمین باقی ہین یقین ہوا کہ اور آنا و علی من نور
واحدٍ سے صاف ظاہر ہے کہ اونمین فاصلہ غیر کا محال ہے او
اونکے بعد حسنؑ اور اونکے بعد حسینؑ پہر علی ابن الحسینؑ پہر محمد بن علیؑ
جعفر بن محمدؑ پہر موسیٰؑ ابن جعفر پہر علی ابن موسی پہر محمد بن علی پہر علی بن محمد
پہر حسنؑ بن علی پہر حجت ابن الحسن یعنے جناب محمد مہدیؑ صاحب الزمان
زندہ مثل خضر اور حضرت عیسیٰؑ کے ہین جب ارشاد خدا ہوگا ظاہر ہونگے
اور ایک دین کرینگے سارے ادیان باطل کو دور کرینگے وہ ہمارے
اولوالامر ہین اور یہی قائم آل محمدؐ ہین جنکا حال حدیث سابق مین گذرا
یہ سب عالمترین خلق زاہدترین صاحبان معجزات وکرامات ہین کہ اکثر
سنی اپنی کتابونمین لکھتے ہین اور حقیت امامت حضرات پر اور ایک
روایت سنو کہ شعبی علماے اہلسنت سے ہے وہ کہتا ہے کہ خاجبہ
اوسکا یہ ہے کہ حجاج کے سامنے مین روز عید قربانی حاضر تہا حجاج نے
کہا اے شعبی آجکے روز لوگ کیا کرتے ہین مین نے کہا قربانی
کرتے ہین صدقہ دیتے ہین عمل خیر و تقوی کرتے ہین وہ لعین بولا
کہ آج مین چاہتا ہون کہ ایک سید حسینی کو قربانی کرون کہ ناگاہ
ایک سید کو لاکر حاضر کیا طوق و زنجیر مین گرفتار حجاج کہنے لگا تو
فلانہ سید اور فلانے سید کا بیٹا ہے وہ بولی سبلے وہ بولا کہ تو
کہتا ہے کہ حسنینؑ ذریت رسولؐ خدا سے ہین وہ بولی مین تو کہتا ہون

اندر رسول خدا کے اور صلب رسول خدا سے ہین حجاج بولا اگر
قرآن سے اسے ثابت کردیگا تو مین چھوڑ دونگا اور یہ عبائے
دونگا اور نہین تو قتل کرونگا وہ بولا کہ مین قتل سے ڈرتا
نہین مگر ثابت کرتا ہون انشاء اللہ یہ کہکے بسم اللہ پڑہی
حجاج بولا آیہ مباہلہ کو نہ مانونگا وہ بولا واللہ یہ بہت معتمد کہ خدا نے
ابناء رسول حسنین کو اور انفس رسول جناب امیر کو فرمایا ہے
مگر مین اور آیت سے حجت لاؤنگا اور یہ کہکے بسم اللہ کہی اور یہ آیہ
جو سورۃ العارفین مین ہے پڑہا وَ وَہَبنَا لَہٗ اِسحَاقَ وَیَعقُوبَ وَکُلًّا
ہَدَینَا وَنُوحًا ہَدَینَا مِن قَبلُ وَمِن ذُرِّیَّتِہٖ دَاوُدَ تا آنکہ اسے جا پہنچا
کہ یَحیٰی وَعِیسٰی وَاِلیَاسَ کُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِینَ اور یہان حضرت
عیسی کے نام کو تلاوت مین نہ پڑہا یحیی اور الیاس فقط
کہا یعنے بخشا ہمنے واسطے ابراہیم کے یا نوح کے اسحاق اور
یعقوب اور سب کو ہدایت کی اور نوح کو ہدایت کی پہلے اور
ذریت سے اونکے یعنے ابراہیم یا نوح کے انبیاء مذکور ہین کہ جو اس
آیت مین ذکر کئے گئے تا آنکہ یحیی اور الیاس کو کہہ سنا چکا تب
تہی حجاج نے کہا تو نے غلط پڑہا آیت کو کہ اس مین تو نام عیسی کا
بہی ہے سعید بولا بہلا عیسی ذریت ابراہیم و نوح مین
کیونکر داخل ہوئے حجاج بولا ماں کی جہت سے یعنی ماں کے طرف سے
سعید بولا اسیطرح امام حسن و حسین بہی صلب رسول خدا سے ہین

مانکی طرف سے داخل ہوے پس حجاج کے منہ مین گویا پتھر دیدیا بولا
کہ اے سید امامت حسین پر کون سے دلیل ہر وہ بولا قول رسول
خدا کہ حضرت نے فرمایا اَلحَسَنُ وَالحُسَینُ اِمَامَانِ وَ قَعَدَا یعنے حسنؑ
اور حسینؑ دونون امام ہین جہاد کرین یا نہ کرین اور فرمایا
اَلحُسَینُ اِمَامٌ اِبنُ اِمَامٍ اَخُو اِمَامٍ اَبُو اَئِمَّۃٍ تِسعَۃٍ تَاسِعُھُم قَائِمُھُم یعنے
حسین امام ہے بیٹا امام کا ہو بھائی امام کا ہے باپ ہے نو
امامون کا کہ نوان اونکا قایم آل محمد ہوگا پس دیکھو اس سے
زیادہ کون سے حدیث صحیح ہوگے کہ دشمن قاتل سادات کے
سامنے بیان ہوے کہ اگر ذرا فرق پاتا تو قتل کر ڈالتا اور سارے
عالم اوسکے مجلس مین جمع تھے لیکن اوس حدیث کی تکذیب
نکی پس دیکھو کہ بارہ خلیفہ اہل بیت سے کہ سردار قریش تھے
فضل خدا سے ثابت ہوے اور سنو حدیث واضح تر کہ جس کا
راوی ملا جامی ہے کتاب امامت اور سیاست مین حاکم
ظالم اور عامل بالجور تھے اور اسیطرح ابن مردویہ اور صدر
الائمہ نے احوال روز شورے مین لکہا ہے اور اپنی خلافت
مین جو پہلے خطبہ پڑہا ابتدا اوس کی یہ تھے اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ اِحسَانِہٖ
لَقَد رَجَعَ الحَقُّ اِلیٰ مَکَانِہٖ اور خطبہ شقشقیہ مین مذمت خلفائی
سابقین کے کی ہے بیان اونکا موجب طویل ہے اور جناب امیرؑ
شیخین کو کاذب اور غادر اور خاین جانتے تہی جیسا کہ صحیح مسلم مین

بگواہی عمر منقول ہے پس جب حال یہ ہو تو انکو خلیفہ اور امام
جاننا خلاف خدا اور رسول اور اہل بیت ہے جانو اس بات کو
اور سمجھو کہ اگر یہ خلیفہ برحق ہوتے تو جناب فاطمہ اپنی دعوا نکرتیں
اور اونکی تکذیب مین اصرار نکرتین اور جناب امیرؑ انکی حقمین
ایسے کلمات نہ فرماتے وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زمانہ سے غافل نہ
ہو جاتے قسم ہی خدا کی کہ اگر خلافت انکی حق ہوتے تو پہلے جناب
امیرؑ معہ عیال اطاعت کرتے علی مع الحق والحق مع علی حضرت کی
شان مین ہے پس اہل بیت کے انکار خلافت سے یقین ہوا
کہ خلافت ابو بکر وغیرہ باطل اور جور وظلم سے تھے اور اگر صحابہ
نے حق اہل بیت کو نجانا اور امام فرمانکو نہ بجا لا کافر ہوے پس
یہ دونون خلافتین جمع نہین ہوسکتے یا اہلبیت کو چھوڑو یا اصحاب
ثلاثہ سے ہاتھ اوٹھاؤ کہ اجتماع نقیضین محال ہے پس اگر فرعون کا
دعوی خدا ساتھ خدائے رب العالمین کے صحیح ہوا اور نبوت مسیلمہ
کذاب کے ساتھ نبوت رسولخداؐ کے سچے ہو تو خلافت اصحاب ثلاثہ سا
خلافت ائمہ اثنا عشر کے بھی جمع ہوگے جانو اس بات کو کہ نہ پندرہ
خلیفہ صحیح ہین نہ چار کہ حضرت نے بارہ خلیفہ فرمائے ہین اور سب
قریش سے ہون فَتَذَکَّرُوا وَلَا تَکُنْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

سوال

اہل سنت سے یہ ہے کہ بتا دین کہ بارہ خلیفہ بنا بر تمہارے مذہب کے

خلیفہ قریش سے الئے تو چار ہی پورے ہوتے ہین نہین تو دو ہی رہ گئے اب اگر ہم سے پوچھو کہ بارہ خلیفہ تمہارے کون ہین تو ایک حدیث معراج کہ جو تمہارے سدر الائمہ مین لکھی ہے جو قریب بیان ہوے کافی ہے مگر مکرر سنو پس پہلے خلیفہ بحق جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین کہ نفس رسولخدا بگواہی آیہ مباہلہ تھے کوئی اہلبیت سے باقی ہی پس جو باقی ہے وہی صاحب الزمان ہے اور جانو اس بات کو کہ اہلبیت وہی ہین جو مثل نفس رسولؐ اور فرزند بتول ہون کہ جنہین مباہلہ مین رسولخدا بحکم خدا لیگئے تھے اور جنکی شانمین آیہ تطہیر نازل ہو اصحاب جامع الاصول اور اکثر علماء اہل سنت لکھتے ہین کہ جناب رسولؐ خدا نے ان چار صاحبونکو عبا مین لیا اور کسیکو آنے ندیا یہانتک کہ حضرت ام سلمہ نے عرض کی مین داخل ہون یا رسولؐ حضرت نے فرمایا کہ انت علیٰ الخیر یعنی تیرا خاتمہ خیر ہے اگر اس مین نہ آ اور حضرت نے درگاہ الٰہی مین عرض کی اللھم ھؤلاء اھلبیتی خدایا یہ میرے اہلبیت ہین دور کر انسے ہر برائی کو پس آیہ تطہیر نازل ہوا پس تماشا دیکھو کہ بالاتفاق یہ آیہ شان پنجتن مین ہے میان عثمان صاحب نے مارے خوشامد عایشہ اور حفظہ کے سورۂ احزاب مین بعد ذکر ازواج کے لکھدیا ہے اور یہ نہ سمجھے کہ پہلے ضمیرین مؤنث چلے آئے ہین اور اس آیہ مین ضمیرین خلاف آیات

سابق کے ہین کچھ خوشامد مین عثمان نے خیال نہ کیا کہان کی آیت کہان لکھتا ہون ہر چند انہون نے خوشامد کے مگر عایشہ اون سے ناراض رہین اور اونہین بُرا ہی کہا کین اور لعنت ہی کیا کین القصہ یہ سب پر ظاہر ہوا اہلبیت طاہر و معصوم تھے اور جناب رسولخدا نے جناب امیرؑ کو خلیفہ و جانشین اپنا کیا جناب امیرؑ نے جناب امام حسنؑ کو قایم مقام کیا یون ہی ایک کے بعد ایک کو قایم مقام کرتے آئے اور طہارت و عصمت کی خبر دیتے آئے اور اون کے اطاعت کو حکم خدا اور اونکی نافرمانی کو نافرمانی خدا کہتے آئے اور خلیفہ خدا اور امام رہنما بتاتے آئے اور فرماتے آئے کہ یہ اولوالامر ہین انکے اطاعت خدا و رسولؐ کے اطاعت سے اور اورنا فرمانے انکی نافرمانے خدا و رسولؐ سے ہے جو انہین نہ پہچانیگا کافر مرتا ہے انہین کو حضرت نے مثال کشتی نوح کے دی ہے فرمانبردار انکا ناجی ہے اور باقی سب ہلاک ہونگے پس معلوم ہوا کہ ہر زمانہ مین اولی الامر اہل بیت رسولؐ سے موجود ہین نہین تو حکم خدا و رسولؐ اور فرمان اوسکا لغو ہو جاتا اب بہی سمجھو کہ اصحاب کیسے بیٹا اور نے نے حضرت نوح کے سب جہنم مین داخل ہوے پس جو کشتی اہل بیت سے کنارہ کرے گا اورنافرمانے اہل بیت کرے گا خواہ بیٹا خواہ نے نے رسولؐ خدا کے ہو جہنم مین جائیگا صحابہ بیچارہ کون حقیقت رکہتے

ہین یہ مراد رسولؐ خدا کی اس حکم سے ہی اب یہ بتاؤ کہ سنیون نے کسکو امام اور خلیفہ جانا صحابہ کے اطاعت تو رسولؐ خدا نے واجب نہ کی تھے اہل بیت مدعی اپنے خلافت کے رہے اور صحابہ اپنے اور سنیون نے قول صحابہ کو قبول کیا اب یہ بتاؤ کہ مَن لَم یَعرِف اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مَیتَۃً جَاہِلِیَّۃً مین داخل ہو گئے کافر ہوے سابقین اور لاحقین تمہارے اور اگر کہو کہ ہم انکو بھی امام جانتے ہین تو ہم کہین گے کہ تین خلیفہ جو بغیر حکم خدا ہوی ہین او نہین چھوڑ دو کہ اونہین ملا کے پندرہ ہوتے ہین اور سوائے اس کے کہین احکام اپنے کتابون مین ہمارے ائمہ سے دکھاؤ سوائے طعن تشنیع کے اون حضرات پر اور سوا ہی فتوائی ابو حنیفہ وغیرہ کے تم کسیکو جانتے ہی نہین بلکہ تم جو مخالف اہلبیت کا ہی اوس کے آگے دست بستہ اطاعت کو اور بیعت کو موجود ہو سُبحَانَ اللّٰہ اہل بیت رسولؐ تو وجود ہون سُنّی ابو حنیفہ پاس دوڑے جاتے ہین کوئی شافعی پاس چلا جاتا ہے جو فقیر ملجاتا ہے اوس کی بیعت کو ہاتھ بڑھا دیتے ہین کرامت اونکی بیان ہوتے ہین اونکے مرید ہونے کے آرزو رکھتے ہین وہ گانے والون کے اقوال مہملہ پر حال لاتے ہین اور ناچتے ہین اور خوب صورت لڑکون مین صنعت الٰہی دیکھتے ہین اور اوسپر وجد کرتے ہین بعضے دریائے معرفت مین ایسے ڈوبتے ہین کہ عبادت کو نکے

ترک کر دیتے ہین۔ بعضے خدا سے وہ دوستی پیدا کرتے ہین کہ اَنَا اللہ کہنے لگتے ہین اور اونہین سنّی اولیا، اللہ جانتے ہین اور جو اولیا اللہ تھے خدا کی طرف سے اونکا نام بھی نہین جانتے اور فقیرونکی حکایات پر اعتقاد رکھتے ہین چنانچہ ایک صاحب نے مراقبہ کرکے ایک زیر قران مین لکھا تھا او سکے لوح محفوظ مین جا تو سے چھیل آئے۔ ایک ایسے تھے کہ اونہون نے کعبہ کا کتا ہنکا دیا۔ غرض لطیفہ یہ ہی کہ ایک عورت نے اپنے شوہر سے سنا اس حکایت کو وہ کہنے لگی کہ مین اونکی دعوت کرونگی غرض شاہ صاحب معہ مریدون کے آئے اوس عورت نے سب صاحبون کے خشکہ پر ایک ایک مرغ رکھدیا اور شاہ صاحب کے خشکہ کے اندر چھپا دیا اور اوپر خشکہ ڈالدیا شاہ صاحب کہنے لگے کیون بی بی ہمین روکھا ہی خشکہ کھلاؤ گے وہ بولی واہ شاہ صاحب آپ کو کعبہ کا کتا تو دکھائی دیتا ہے خشکہ مین مرغ نہین دکھائی دیا پس شاہ صاحب مثل خلیفہ ثانی کے عورت سے الزام کھاکے چلے گئے۔ اور حکایت لطیف سنو کہتے ہین کہ جب حضرت معراج کو چلے براق پر چڑہا نہ جاتا تھا تو عبد القادر جیلانی نے اپنے کاندہے پر سوار کرکے براق پر چڑہا دیا حضرت نے فرمایا میرا قدم تیرے کاندہے پر اور تیرا قدم سب اولیا کے کاندہے پر اس جماعت کا کچھ ٹھکانا ہی۔ اور ایک لطیف اور

اور سنو کہ نقل کرتے ہین کہ شاہ بو علی قلندر کے لونڈے معشوق کو
نظام الدین اولیانے بھگادیا قلندر جو خفا ہوے اونہون نے اونکی
ولایت چھین لے بس خالی نظام الدین رہ گئے بو علی قلندر کا ورایک
لونڈا معشوق ہوا لڑکا تنبولی کا جب اوسکا عشق چمکا لوگون نے اوس سے
جاکے کہا کہ آج جاکے قلندر صاحب کی کاندہے پر چڑہ اور قلندر صاحب سے
کہہ کہ نظام الدین اولیا غرض جاکے وہ لونڈا اولایت شاہ نظام الدین کی
دیوانا بنکر شاہ صاحب کے کاندہے پر چڑہا اور کہنے لگا کہ نظام الدین
اولیا شاہ صاحب بولے نظام اولیا وہ لونڈا بولا کہہ شاہ نظام الدین
بولے تو اولیا تیرا باپ اولیا اوسنے کہا نہین کہہ شاہ نظام الدین اولیا
معشوق کے خاطر سے کہنے لگا شاہ نظام الدین اولیا زری زربفت
پہر نظام الدین اولیا ہوگئے سبحان اللہ ذرا صاحبان انصاف غور
کرین کہ ایک تنبولی کے لونڈے کے خاطر سے ایک فاسق نے کہا ولایت
ہوگئے اور سب سنی اونہین اولیاء اللہ جانتے ہین اور جو خدا کی حکم سے
اور پیغمبر کے فرمان سے روز غدیر ولایت علی ابن ابی طالب ہوے وہ
ولایت باوجود اوس تاکید کے صحابہ اور اہل سُنت پر ثابت نہوئی شیعہ
جو علیٌ وَلِیُ اللہ کہتے ہین تو سُنی جل جاتے ہین! اور اون کے خونکے
پیاسی ہو جاتے ہین کیون صاحبون یہی انصاف ہی تمہارے مذہب
مین کہ ایسے لوگون کو اولیاء اللہ کہو اور اولی الامر جانو پس اب
خوب غور کر دیا تو بارہ خلیفہ اور رہبر زمانے کا اولی الامر بتاؤ اونہین

کفر کا اپنے اقرار کر وجسنے لو سعید ہی جاؤ اور اگر طالب راہ ہدایت ہو تو
واسن اہل بیت تہا متو ا بہی راہ حق ہے اور کشتی نجات سے کہ بے انکی
نجات نہین ہے د ر جو مین خلفا او ر علماء اہل سنت سکے نہ آو تا کہ راہ
جنت ملے کہ یہی د ر صراط مستقیم ہے بارہ خلیفہ سوا ے اسنکے جو ہمنے
بتلائے کہین نہ پاوسگے پس بعضے سنی ہمکا نیکو جاہلون کے کہتے ہین کہ
امامت واجب نہین ہے سمجہو اس بات کو کہ بنا بر مذہب شیعہ کے رکن
دین ہے جیسا کہ آیات و حدیث سے ثابت ہی پس اگر سنی اپنے مذہب کو
حق بھی جانے تو ہین او نکی خلفا کے انکار سے کیا ضر ر ہے اور بنا بر ہمارے
مذہب کے انکار ائمہ اثنا عشر یہ سے کافر مرتے ہین کہ جسنے امام زمان کو
نہ پہچانا کافر ہوا مکرر جسکا بیان ہوا اور جانو اس بات کو کہ اگر اصحاب
ثلاثہ کے خلافت صحیح ہو تو جتنے خلفا بنی امیہ اور عباسیہ نے دعوائے
خلافت کیا سب کی خلافت صحیح ہو جاتے ہی اسواسطے کہ بنائے خلافت
اجماع پر چند آدمیونکی شمیر سے پس معاویہ کی خلافت پر بھی اجماع ہوا
کہ جناب امیر سے اوسکے ساتھ ہوکے سلمان لڑے پس وہ بہی خلیفہ
ہوا اوسنے یزید کو خلیفہ کیا اوسپر اجماع بہی ہوا ایسا اجماع ہوا کہ
مسلمانون نے فرزند رسول کو اوسکی اطاعت سے شہید کیا اور اکثر
سنی ابتک اوس یزید کو خلیفہ برحق جانتے ہین چنانچہ ابن حجر محبت خلفائے
ثلاثہ مین شرح قصیدہ ہمزیہ مین اپنے بعضے اکابر سے بعد ذکر یزید اسطرحکا
کلمہ نقل کرتا ہے ما قتل الحسین الا بسیف جدہ یعنے نہین قتل ہوی

حسینؑ بکر تلوار سے اپنے نانا کے اور اوسکی توضیح مین کہتا ہے اسلیے
لِاَنَّہٗ الْخَلِیْفَۃ وَالْحُسَیْنُ بَاغٍ عَلَیْہِ یعنے یزید خلیفہ تہا اور حسین نے بغاوت
کی تہی اوسپہ اللہ اکبر دیکہو اے سنیو حال اپنے بزرگان کا کہ محبت
اصحاب ثلاثہ مین اس مرتبہ کو پہنچے اور حجۃ الاسلام تمہارے یعنے محمد
غزالی بیان مصائب حضرت امام حسینؑ کو حرام جانتا ہے اور ابن حجر
متاخر نے صواعق مین ازراہ سنگدلی اوس امام غریبؑ کے ذکر و
منع کیا ہے اور غوث جیلانی پیر دستگیر اہل سنت نے کتاب غنیۃ
الطالبین مین عجب غضب کیا ہے کہ روز عاشورہ کو عید اور فرح اور
سرور کا حکم دیتا ہے اور گریہ و زاری اور نوحہ و بیقراری کو منع کیا ہے
اور عنوان فصل مین یون لکہا ہے مِنْ فَضَائِلِ یَوْمِ عَاشُوْرَۃَ اَنَّ الْحُسَیْنَ
اِبْنَ عَلِیٍّ قُتِلَ فِیْہِ انتہی کلامہ یعنے عاشورہ کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ
حسین ابن علی اس روز مین قتل ہوے واہ غوثا ہ اس کلام غوثؒ کا
استغاثہ بجز بارگاہ حق پناہ غیاث المستغیثین کے اور کہان کیا جاے
اللہ اللہ کیا حمیت اسلام ہے کہ روز شہادت فرزند رسولؐ کو روز
عید اور فرح اور سرور کہتا ہے اور گریہ و زاری سے منع کرتا ہے
اور قتل حسین ابن علی علیہم الصلوۃ والسلام کو فضائل روز عاشورہ
سے لکہتا ہے حالانکہ اوسی فصل مین بیان کیا ہے کہ بروز شہادت
اوس جناب کے ستر ہزار فرشتے نازل ہوے کہ تا روز قیامت
اوس جناب پر روئین گے خدا نے تو فرشتون کو واسطے رونیکے

امام غریب کے روضۂ مقدسہ پر معین فرمایا اور یہ دشمن خدا بندگان خدا کو رونے سے منع کرتا ہے القصہ اب سُنو کہ اگر خلافت یزید سے برحق ہے تو ابوبکر کے خلافت بھی صحیح ہے اب خلیفہ ہزارون ہوسے جتنی چاہین خلیفہ بنا ئین کفار نے تین سو ساٹھ خدا بنائے تھے ویسی ہے اہل سُنت نے خلیفہ بنائے سبحان اللہ کیا خوب مذہب ہے اسے کو خاص طریقہ پیمبر جانتے ہین جو قطعًا حکم کتاب خدا کے خلاف ہے کہ وہ ظالمون کے طرف رغبت سے منع کرتے ہین اہل بیت پیغمبر کی اطاعت کو واجب فرماتا ہے اور یہ عکس اوس کا کرتے ہین اور پھر محمدی کہلاتے ہین اور اسلام کا دعوی کرتے ہین اور اگر خلافت یزید باطل ہوگے تو واسطے خلافت ثلاثہ باطل ہوگے کہ ظلم اونکے یزید سے کچھ کم نہین ہوسے بلکہ اعمال یزید مین بھی وہ شریک تھے بلکہ باعث ظلم یزید کے وہی تھے کہ اگر یہ خانہ رسولؐ پر دست درازی نکرتے تو کسیکو دعوائی خلافت کی جرات نہوتے سعہ چہ خوش نز بود شخصے این لطیفہ کہ کشتہ شد حسینؑ اند سقیفہ پس اب بھی سمجھو اور غور کرو یا تو اہلبیت رسولؐ خدا کو جھوٹا اور رسولؐ خدا کے کلام کو تم بھی مثل عمر کے لغو اور جھوٹ جانو یا بعد رسولؐ خدا کے بلافاصلہ خلیفہ برحق جناب امیرؑ کو جانو جیسا معلوم کیا او ظلمت ضلالت سے نکلو ورنہ ہمیشہ گمراہ رہوگے اور موت جاہلیت پر مروگے فتذکرو یا اولی الالباب اب یاانوار ہمیشہ جب پیا ... سیکلے تو ار ... ہم چند سوال ... کیسے ہین

کثیر الفائدہ اگر یاد رکھے مومن تو مخالف کو دم نہ لینے دے اور اگر نظر انصاف
حق سے دیکھے سنی تو پھر سنی ہونیکا نام نہ لے اور اگر ناانصافی سے بھی دیکھے
تو جواب نہ دیسکے انشاءاللہ **پہلا سوال** پوچھتے ہین سنیون سے
کہ جناب فاطمہؑ اپنے دعوی کو گھر سے نکلین آیا شوہر کی اجازت سے نکلے
تہین یا بے اجازت اسکا کچھ جواب نہین ہوسکتا بڑے بڑے سنیون سے
پس اگر کہین کہ بے اجازت گئے تہین تو معاذاللہ اتنا بڑا گناہ دختر
پیمبرؐ سے ہوا اور اگر اجازت کہین تو جناب امیرؑ ایسے جاہل اور حق نا
شناس تھے کہ بی بی کو جہوٹھی دعوی کو بھیجدیا تو قول خدا و رسولؐ خدا
جو دونون صاحبون کے باب مین وارد ہوے ہین سب غلط ہین تو سب
دین ہی باطل ہے جواب اسکا **دوسرا سوال** جب ائین ابوبکر
کے پاس اور ابوبکر نے تکذیب ہبہ اور منع میراث مین ناراض کیا
اور جانبین سے تکذیب مین مبالغہ ہوا اور ایک جانب تو سب اہلبیت
اور ایک جانب تمہارے شیخین انمین سے کون سچا تھا اور کون
جہوٹا کہ بعد ایسے معرکہ کے دونون جانب سچ ہو نہین سکتا پس
تکذیب اہل بیت مین تکذیب خدا و رسولؐ ہے پس لابد کذب
ثابت ہے پھر جو قرآنین کاذبین کے لئے وارد ہوا ہے ثابت
جانو اس بات کو کہ جیسے سنی دہوکھا دیتے ہو اپنے
سہل سے بیان کر دیتے ہین اسکو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ باجماع تمام
شیعہ اور بعضے سنی باغ فدک قبضہ جناب صدیقہ کبریٰ ـــ

مریم بنت عمران جناب فاطمہ زہرا کے قبضہ مین تھا چنانچہ واقدی اور سیوطی
کہ دونون مشاہیر علماء اہل سنت سے ہین لکھتے ہین کہ جب حکم خدا کا
آیا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ یعنے ذالقربا کو حق دو انکا حضرت نے پوچھا
اے جبرئیل کیا مراد ہے اس سے جبرئیل نے کہا کہ یہ حکم ہوا کہ فاطمہؑ کو
فدک دو پس حضرت نے دیا اور بنا بر ہمارے اجماع کے اور اتفاق
احادیث اہل بیت کے جب ابو بکر خلیفہ ہوا جب تک قبضہ فاطمہؑ مین تھا
پس ابو بکر نے وکیل جناب فاطمہ کو اوٹھایا اور اپنے جانب سے
ایک شخص کو بٹھایا جناب فاطمہ دعوے کو گئین ابو بکر سے
فرمایا کہ اے ابو بکر یہ باغ میرا ہے رسول خدا نے ہبہ کیا ہے
مجھے ابو بکر نے گواہ طلب کئے اے بصیرت ذرا غور سے دیکھو یہ سیرت
شیخین شرع تازہ ہے کہ جسکی قبضہ مین چیز ہو اوس سے چھین کے
اوسی سے گواہ طلب کرین پس جناب فاطمہ مجبور ہو گئین گواہ لائین
جناب امیرؑ کو ابو بکر نے گواہی جناب امیرؑ کے قبول نکی اور کہا انہین
جب نفع ہوتا ہے یعنے اسکے فائدے مین شریک ہین سبحان اللہ جسکی
حق مین خدا فرمائے اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَیَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ یعنے
وہ شخص کہ اوپر بینہ واضح کے ہے جانب خدا سے اور لے آیا اوسکے
شاہد اوسی سے اور مراد شاہد سے جناب امیرؑ ہین اور بخطاب امیر
المومنین فرمائے اور کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ فرمائے یعنے ساتھ صادقین
کے جناب امیرؑ ہین اور اونکی اطاعت کو خدا نے حکم فرمایا ہے اوسکے

گواہی قبول نہو حسین کو گواہ لائین کہا یہ لڑکے ہین جناب رسول خدا
تو حسین کو مِنّی وَاَنَا مِنَ الحُسَین فرما دین اور یہ اونکی گواہی کو رد
کرینا یقین ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ کا کلام مہد مین سنتے تو اون کے
بطر زالے تکذیب کرتے اور کہتے لڑکے کی بات کا کیا اعتبار ہے ام سلمہ کو
گواہ لائین کہا یہ ایک عورت ہے اونکے ام المومنین ہونیکا خیال نکیا
اور سب سمجھے کہ اونکو رسول خدا نے اَنْتِ عَلَی الْخَیر فرمایا ہے
پس جناب سیدہ نے قسم کہائی اور کاغذ رسول خدا کا لکہا دیکہا
دیا پس ابوبکر سند لکہنے لگے کہ ناگاہ ناسخ احکام نبوت اور قابل قول
پیغمبر آ پہنچے پس وہ احکام رسول خدا کو رد کیا کرتے تھے ابوبکر تو اونہیں
کے خلیفہ بنا ہوے تھے پس ابوبکر کو منع کیا اور جناب فاطمہ سے نوشتہ
رسول خدا بجبر چہین کے پہاڑ ڈالا اور بنا بر ہمارے روایات کے
ایک تلوار نیام کا تھی شکم پر حضرت کے ماری اور کاغذ پہاڑ کے پہینکدیا
اور پہوک دیا پس دیکہین سنی کہ ہم ایسے کو کیونکر مسلمان جانین اور
اچہا کہین پس دہلوی نے اپنے تحفہ مین طرفہ دروغ لکہا ہے کہ باتفاق
سنی وشیعہ باغ فدک قبضہ جناب فاطمہ مین نتہا اور نے قبضہ ہبہ
درست نہین اس دروغ کا کچہ ٹہکانا ہے کہ براے واسطے اپنا ایمان
کہوتے ہین جاہلون کو دریاے ضلالت مین ڈبوتے ہین نہ شرم خدا
سے نہ خلق سے ایسا امر اختیار کرے اور عزت کو اوٹہادے تو سنی کہلاے
پس مولوی لطف اللہ صاحب سے جسکا ذکر سابق مین ہوا ہے

مینی پوچھا کہ جناب شاہ صاحب دعوے اتفاق کرتے ہین بھلا تم ایک
کو تو لولا لنگڑا اندھا کانا بتادو کہ جسنے لکھا ہو کہ فدک قبضہ جناب فاطمہؑ مین
تھا سارے احادیث ائمہ کے بالاتفاق موجود ہین اور سنیون کا یہ حال ہے
جیسا معلوم ہوا سیوطی اور دا قدی سے اور علماے اہل سنت نے
لکھا ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فدک بحکم خدا دیا یا جناب رسولؐ خدا
مثل شیخین خدا کے نافرمان تھے یا انسے زیادہ جاہل تھے وہ نہ جانتے
تھے کہ ہبہ مین قبضہ شرط ہے پس کیا حکم خدا کو ٹال دیا تمہاری عقلین
کدھر گئین ہین مولوی لطف اللہ صاحب کو آجتک جواب نہین آیا پس
تحفہ شاہ صاحب نے تحفہ ذلت مولوی صاحب کو دئے پس جب قبضہ
حضرت فاطمہ اور عنایت رسولؐ خدا بحکم خدا ثابت ہوے تو دو حال
سے خالی نہین یا یہ جاہل تھے یا یہ جانکے چھپاتے تھے پس آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ
یَکْتُمُوْنَ مین الآخر اور آیہ ثانی لَاتَاْکُلُوْا اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا مین داخل
ہوے پس جواب دو کہ جب ایسے جاہل تمامی اہل بیت کے تکذیب
کرکے کافر ہوجائین اور مؤمن باقی رہین تو شیعہ ایسے کے برا کہنے
سے کیون ناری ہوجائینگے سبحان اللہ کیا انصاف ہے غرض
جب جناب معصومہ نے دیکھا کہ ہمارے تکذیب کیجاتی ہے اور حق
چھپائے جاتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسے نہین مانتے تو یہ تو سمجھو
کہ وارث بھی تو رسولؐ خدا کا مین ہی ہون فدک اور غیر فدک
اور ورانثہ بھی میرا ہی مال ہے اوسوقت ابوبکر نے یہ افترا تازہ

رسولؐ خدا پر باندہا کہ معاذ اللہ حضرت نے فرمایا ہے نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نُوْرِثُ وَلَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ یعنے ہم گروہ انبیا نہ کسیکی وارث ہوتے ہین اور نہ کسیکو وارث کرتے ہین جو چہوڑ جاتے ہین وہ صدقہ ہے جناب سیدہؑ نے سنکے فرمایا معاذ اللہ رسولؐ خدا کیا حکم خدا کے خلاف کرین گے خدا تو فرماوے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَیُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ اور ایسے دلائل جناب سیدہؑ نے سامنے ابوبکر کے بیان کئے خلاصہ مضمون اوسکا یہان بیان ہوا پس ابوبکر نے سنے دلیل اور سنے تخصیص اصرار کیا کہ ہمنے یہی سنا ہے پس جناب فاطمہؑ غضبناک ہوئین اور یہ سب شیخ ابی الحدید اور علمائے سنیون کے بتفصیل لکہا ہے پس جو چاہے طعن الرماح جناب سلطان العلما اعلی اللہ مقامہ مین دیکہ لے کہ بتفصیل لکہا ہے اور روایت صحیح بخاری اور ابن قتیبہ تو مذکور ہو چکے ہے اوسپر بعضے نا انصاف برزگون کا عیب چہپانیکو اور اسلام کہوتے کو کہتے ہین کہ صاحب جناب فاطمہؑ نے دعوی کیا ابوبکر نے حدیث پڑہے وہ راضی ہوکے چلے گئین ناحق یہ شیعہ غل مچاتے ہین معاذ اللہ کیا حق پوشی ہے حالانکہ خاتمہ صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ جو حدیث صحاح مین مروی ہو کہ بتصریح ثقات قوم کو اوس کے صحت پر قسم کہانا جایز ہے اور یہین منکر صحت اوسکا سزاوار کفر کے ہے اور زوجہ اوس کے حبالہ نکاح سے باہر ہوجاتی ہے اور تہذیب

بجوا ولاد کہ پیدا ہوا اولاد زنا سی ہے پس اہل سنت کو ننگ و ناموس
وحفظ النسب بجرکت متعہ واضطرارے ازراہِ مجبوری و ناچارے و
ذلت وخواری اعتراف صحت حدیث بخاری کا بھی تاویل علیل سے کے
ساتھہ تو لازم ہے کہ بخاری اور صاحب صحاح اور ابن قتبہ دنیا سے
جناب فاطمہؑ کا ناراض جانا لکھہ چکے ہین پس اب جو احادیث کفر مؤذیان
ومکذبان جناب فاطمہؑ وجناب امیرؑ پر کتب صحاح مین تمہارے وارد
ہوے ہین اوسکی تصدیق کرکے دشمنان اہل بیت سے کنارہ کرو اور
کافر جانو اور دشمنی اور حق پوشی سے اہل بیتؑ کے باز رہو دین کو اور
اولاد کو اپنے بچاؤ ہمارے کتابون کو تمہارے عالم کہدیتے ہین کہ صاحب
سب جو شمہ ہے اور اپنے کتابو نمین غور نہین کرتے ہین جو مخالف مطلب
پاتے ہین وہ ٹال دیتے ہین کیسی ہی روایت متواتر اور صحیح ہوا ور جو
موافق اپنے مطلب کے پاتے ہین کیسی ہی ضعیف ہو اوسے قران سے
زیادہ بڑہا دیتے ہین جیسے حدیث محدثہ ابو بکر کو دیکھو کہ سارے قران
کے خلاف اور اہل بیت جو ذکر ہین وہ اوس کے منکر کیا اس روایت
موضوعہ کو بڑہایا ہے نہ خدا سے ڈرتے ہین اور نہ رسولؐ سے آیہ
اِنَّ الَّذِینَ یَکْتُمُونَ مین اپنے خلفا کے ساتھہ داخل ہو رہے ہین اور
لعنت خدا اور ملائکہ اور جن اور انس اوٹھا رہے ہین غور کرو آیے
جو ہم نے کہا کہ یہ حدیث محدثہ ابو بکر ہے یہ ظاہر ہے اسلئے کہ قران کے
خلاف ہونا اسکا تو ظاہر و باہر ہے جناب امیرؑ اور عباس اسنے

خلافت عمر مین عمر کے پاس دعوے میراث کو عمر نے جواب مین کہا کہ جب ابوبکر نے کہا تہا کہ مین ولی رسولؐ خدا ہون پس تم دونون آئے تھے کہ تم دعوا میراث اپنے برادرزادے کا کرتے تھے اور علیؑ میراث رسولؐ خدا اپنے زوجہ کے طرف سے کرتے تھے اوسنے کہا تہا کہ رسولؐ خدا اسنے فرمایا ہے لانورث الخ پس تم دونون نے اوسے کاذب وغادر وخاین جانا الخ یا آنکہ کہا عمر نے کہ جب مین ولی رسولؐ خدا ہون تو تم نے مجھے بھی کاذب وغادر جانا ہو اور یہ صحیح ترمذی مین اور صحیح مسلم مین موجود ہے پس یقینی حضرت انکو ایسا ہی جانتے تھے اور نہین تو مکرر دعوے کرتے اور انکار قول رسولؐ خدا کرتے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکہتا ہے انما یعتمدان ظلم من خالفہما فی ذالک یعنے علی وعباس کو اعتقاد تہا ظلم مخالف اونکے کا مقدمہ فدک مین اور مسند احمد حنبل مین یہ ہے کہ زمانہ عثمان مین پہر عثمان سے علیؑ وعباس نے دعواے میراث کیا پس اگر روایت جہوٹ اور افترا نہوتے اور ابوبکر کو صادق جانتے تو بار بار دعوی کیون کرتے پس ثابت ہوا کہ روایت جہوٹی ہے پس خلاف اعتقاد جناب امیرؑ اعتقاد کرنا کفر ہے پس ثابت ہوا کہ یہ افترا رسولؐ خدا پر ہے اور جس کہنے والے نے یہ کہا کہ وہ راضی ہوگئے دنیا سے گئین اوسکا بھی مکر اور جہوٹ بیان سابق اور روایت بخارے اور قتیبہ سے ظاہر ہوگیا ناراض جانا جناب سیدہؑ کا ہر طرح ثابت ہے پس ہمین اور سب مسلمانون کو عمل کرنا حدیث

من آذاہا فقد آذانی اور آیہ ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ
پر واجب دوسرے دلیل کامل بطلان قول پر اوس مدعی کے یہ
ہے کہ اگر جناب فاطمہؑ اون سے راضی ہو جاتین اور ابوبکر کے قول کے
تصدیق کرتین تو پھر سادات ہر زمانہ ہر خلیفہ کے دعوائے فدک
کیون کرتے تا آنکہ بعضون نے مسموع کیا اور سادات کو فدک دیا
چنانچہ عمر ابن عبد العزیز نے پھیر دیا ہر چند علمانے کہا کہ یہ طعن سابقین
پر ہوگا اوسنے جواب دیا کہ اونہون نے طعن اپنے اوپر خود لیا اور
کہنے کو اپنے علمائے نمانا اور باغ فدک سادات بنی فاطمہؑ کو سپرد کیا
یہ زمانہ امام محمد باقرؑ کا تھا اوس کے بعد جو اور خلیفہ ہوے اونہون نے
سیرت شیخین پر عمل کر کے چھین لیا پھر مامون رشید نے پھیر دیا
بعد اوس کے اور نے لیا غرض جناب فاطمہؑ اگر ابوبکر سے راضی ہو گئی
ہوتین تو سادات پھر کیون دعوے کرتے اور خلفا کیون سماعت کرتے
نہ کہتے کہ وہ معقول ہو گئے تہین تم کیون دعوی کرتے ہو دوجواب
اسکا پس بعضے اشخاص پیروان صحابہ اس بات کو سہل کر کے کہتے
ہین کہ صاحب فدک کے چند درخت تھے اگرچہ یہ بھی چہو تہ ہے اور
بالفرض یہ بھی ہوتا تو اور زیادہ خصمت اور ظلم خلفا کا ظاہر ہوتا ہے
کہ تہوڑی سے چیز کے لئے یہ ظلم کیا اور بد نامی لے آور بالفرض محال
اگر معاذاللہ ان کا حق نہ بھی ہوتا تو اوسکا عوض دنیا مین بھی تو ممکن
تہا جیسے عایشہ اور حفصہ کو بارہ بارہ ہزار درہم دیتے تھے جیسا کہ

صواعق محرقہ مین مذکور ہے پس جناب فاطمہ کو کیا دیتے تھے جواب دو
ایمان سے ہاتھہ نہ اوٹھاؤ اور تماشا دیکھو ابن حجر نے شرح بخاری
مین لکھا ہے عثمان نے فدک خاص کر دیا مروان کے لئے جو ترید رسول خدا
تھا جسکا مال تھا اوسے ندیا اور مسلمانون کا حق کہہ کے لیا اور
ہر ایک دشمن رسول خدا کو اونکے پارہ جگر کا مال دیدیا واہ کیا
اسلام ہے اور واہ کیا ایمان ہے پس اب جانو کہ ان دلائل پر تم
حق پر ہو اور دین مذہب تمہارا باطل نہوا تو ہمارا دین کیون
نازک ہو گیا بتاؤ ایسے بدون کے بد کہنے سے باطل ہو گیا جواب
دو بدلیل قرآن وحدیث والا دین حق کو اختیار کرو فتذکروا
یا اُولِی الاَلبَابِ سوال دیگر جب جناب فاطمہ نے بار بار انکار
کیا اور ابو بکر نے مکرر تکذیب پر اصرار کیا تو آیا جناب فاطمہ نے
انکار حدیث کا کیا یا ابو بکر نے افترا رسول خدا پر ان دونون مین سے
ایک بات مقرر کرکے بتاؤ پس جانو اے غافلون کہ جناب فاطمہ پر آیہ
تطہیر نازل ہوا کہ کذب کا احتمال اونکے جانب کفر ہے اور احتمال
کذب ابو بکر پر جاے تعجب نہین کہ جناب رسول خدا نے زندگی مین
فرمایا تھا قَد کَثُرَت عَلَیَّ الکَذَّابُون مَن کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلیَتَبَوَّأ مَقعَدَہٗ
فِی النَّارِ یعنے جہوٹھہ باندہنے والے مجہپر بہت ہوے ہین جو جہوٹھہ باندہے
مجہپر عمداً وہ جاے اپنے جہنم مین دیکھے گا پس یہ کذب تو ظاہر ہے مقام
شبہہ نہین کہ سارے آیات میراث قرآن مین مکذب ابو بکر پر

وَیَرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ آلِ یَعْقُوْبَ قرآن مین موجود وَ وَرِثَ سُلَیْمَانُ
داؤدَ مین دونون باتون کے تکذیب موجود کہ آیت آخر سے ثابت
کہ حضرت سلیمان وداؤد دونون پیغمبر تھے بعضے جاہل بہکاے
ہوے اپنے پیرونکی یون کھتے ہین کہ یہان وراثت علم مراد ہے
حالانکہ زمخشری علماے اہل سنت سے ہے تفسیر مین اس آیہ کے
لکھتا ہے کہ ہزار گھوڑے سلیمان نے ورثہ داؤد مین پاے
آیا کیا گھوڑے علم کے تھے اور اگر وراثت علم مراد ہوتے تو بھی جناب
امیرؑ اور حسنینؑ وارث علم ہوتے کہ رسولؐ خدا نے مگر جناب
امیرؑ کو وصی وارث فرمایا پس ابوبکر کہان سے وارث ہوگئے
یا حصہ صاحبزادیکا کہ ان حصہ آٹھوین حصہ ازواج مین سے تھا وہ نَحْنُ
مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ ابوبکر نے لیا سبحان اللہ خداوند عالم تو فرما
اُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اور فرمایا ہے
وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور فرمایا ہے
یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ اور رسولؐ خدا
ابوبکر سے خلاف خدا یون کہدین وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ
هُمُ الْکَافِرُوْنَ سے بھی نہ ڈرین اور اس روایت کا افترا ہونا اور
طرح سے بھی ظاہر ہے کہ ہمین کوئی سنی بتلاے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہم نہ کسیکی وارث ہوتے ہین نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے
ہم پوچھتے ہین کہ امہ ... اور اسباب اور مکانات حضرت ہاشم

اور عبد المطلبؑ کا حضرت نے کیسے تقسیم کر دیا اور کون سے فقرا کو دیدیا
حضرت کے قبضہ مین رہا یہ ظاہر ہے پس جب لانورث باطل ہوا لانورث فی
بھی باطل ہوا اور تماشا ہے سنو کہ مثل مشہور ہے دروغ گو را حافظہ
نباشد تو جب عباس اور جناب امیرؑ تکرار کرتے ہوے بغلا اور عما
اور سیف رسولؐ خدا بھی ابو بکر پاس آئے عباس کہتے تھے یہ سب
میرا ہے اور جناب امیرؑ کہتے تھے میرا۔ ابو بکر نے از روے وراثت کے
جناب امیرؑ کو دلوایا پس اب کہو کہ اگر یہ حدیث سچے تھے تو یہان کیون
خلاف اوس کے حکم کیا پس اب تو آیہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مین اور آیہ اِنَّ
الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامیٰ ظُلْماً اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ مین داخل
ہوے یا نہین پس جب یہ ظالم اور غاصب ٹھہرے اور مخالفت خدا
اور رسولؐ ظاہر ہوے اور افترا انکا کھل گیا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ
وَاُولٰئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ اللّاعِنُوْنَ مین داخل ہوے یا نہین
جب ہمنے بنابر حکم خدا کے اونپر کہا تو ہم کیون کافر ہوے وہ مخالفت
خدا مین کافر نہوے اور ہم امتثال امر الٰہی مین دین سے نکل گئے
سبحان اللہ یہ امر عجیب ہے جب بعضے سنی کچھ جواب نہین پاتے
اور اونکے دل سے محبت دشمنان اہل بیتؑ کے نہین نکلتے تو تاویلین
اونکے ظلمون کے کرتے ہین جب تاویل علیل سے بھی عاجز ہوتے ہین
تو کہتے ہین صاحب یہ اور بات ہے آپس کی باتین تھین بزرگون کو
باتون کو کہتے ہوے خطائے بزرگان گرفتن خطاست پس کوئے

اونکے جواب مین کہے کہ صاحب ابولہب وغیرہ کفار قریش بزرگونکے
بزرگ تھے اونکی خطا پکڑنا اور زیادہ خطا ہوگئے ایک سُنّی شیخ غلام
حسین نام پیر شاہ محمد کا پوتا یا پروتا تہا اوسنے مجھ سے کہا کہ جو صحابہ کو
برا کہے وہ کافر ہے مینی کہا کہ کتاب نہایہ مین موجود ہے کہ عایشہ
عثمان کو لعنت کیا کرتی تھے وہ خفا ہوکے کہنے لگے کہ صاحب ہم تم سے
کلام کرتے ہین تم بزرگونپر چلے جاتے ہو یہ حال ہے سُنیون کا نہین
جانتے جاہل کہ صحابہ تمہارے بزرگ تھے مگر اہل بیت رسولؐ خدا
کے غلامی کے آرزو رکہتے تھے پس اہل بیت رسولؐ خدا اونکے
بھی آقا تھے اور جب آقا اور غلام مین مزاغ ہو تو اوسے آپس کے
بات نہین کہتے بلکہ غلام مقابلہ آقا مین نمک حرام کہلاتا ہے اور
بیوفا اور نالایق نام رکہا جاتا ہے اسے آپس کے بات نہین کہتے اور
جانو اس بات کو جب معصوم اور غیر معصوم مین اختلاف پڑے
اور نوبت تکذیب کی جانبین سے آئے تو مؤمن کو وہی لازم ہی
جو اعرابی سے جناب امیرؑ نے کہا ایمان اسمین رہتا ہے وگرنہ
دوستی مین اور طرفداری مین غیر معصوم کے ایمان جاتا ہے
اور صادق آتا ہے اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ
بَعْضٍ پس ایسی ہی لوگ اوسوقت مین جمع تھے اور مومنین
مخذول اور ضعیف تھے مگر بیزاری تو ویسے لوگون سے جو مقابلہ
مین اہل بیت کے ہون اور تکذیب اون کے کرین واجب ہے

اس مین کونسا عذر ہے کہ محبت سے کسکندہان اہل بیتؑ کے اسلام کو
اپنے ضایع کرے پس بیزاری کرنا اون سے ہر مسلم کو واجب
خصوصا ہمین کہ ائمہ حضرات نے ہمارے زیارتون اور دعاؤن مین
نام بنام اونپر مکرر لعنت کی ہے اور ہمین حکم دیا ہے کہ بعد نماز کے
اون سے بیزاری کرو پس ہمین سُنیونکی طرح ایمان کھونا نہین ہے
کہ کشتی نجات کو چھوڑین اور دریائے غضب مین ڈوبین اقوال
مسلمہ اہل سنت پر عمل کرین کہ جو فقیرون بہنگ پینے والون کے
کرامتین بیان کرتے ہین مشتی نمونہ از خرداری جب دیکھا ہم نے
کہ ایسے فاسقون اور بدکارون کو اولیاء اللہ جانتے ہین جیسا
کہ ذکر کیا اوپر ہوا کہ بعضے سُنی باوجودیکہ صوفیون کے مذہب
زبانی کرتے ہین اور اونکے اعتقاد کا انکار رکہتے ہین پہر دیکھو یہ کلام
اونکے زبانی ہے کہ کسیکو برا نہین کہتے اور ولی اللہ کہنے مین فرق
نہین لاتے جیسے دیکہو شمس تبریز وغیرہ انا الحق کہگئے اور کوئی
سُنی اونہین کافر نہین کہتا اور اب جو موجود ہین اونکے پیچھے
نماز پڑہنے کو موجود ہین اور ہاتھ بڑہائے ہوئے از روے بیعت مین
مستعد ہین جب ہم نے ایسے تابع و متبوع اپنے زمانہ مین آنکہون
سے دیکھے تو سمجھے کہ ایسی ہی حال زمانہ خلفاء ثلاثہ مین بھی انلوگونکا
تہا پس یہ سفینہ اہل بیتؑ سے چھوٹ گئے یون غوطہ کھاتے ہین
اور ہر تنکے کو پکڑ کے نجات چاہتے ہین اسے ضلالت مین بیچارے

امام زادی کے جہنم مین ڈوب جاتے ہین اور کیسے برے کو برا انہین کہتے ہین پس خدا نے تمسکان دامن دولت ائمہ اثنا عشری کو یہ توفیق دی کہ جو کشتی نجات ہین اور اولوالامر جانب خدا سے ہین کیسے بدین کو خواہ انکا باپ خواہ بیٹا ہو اچھا نہین کہتے یہ مراد ہے قول خدا سے اور یہ مومن ہین حکم کبریا سے کہ فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یعنے نہ پاوے گا دوست گروہ کو اے پیغمبر ہمارے جو ایمان لائے ہین ساتھ خدا اور روز آخرت کی کہ دوست رکھین مخالف خدا و رسول کو اگر اوس کے باپ ہون یا بھائی ہون یا بیٹے ہون یا ہم قوم ہون یہ گروہ ہے کہ لکھا ہی دلون مین اونکے ایمان اور مدد کی ہے ساتھ روح القدس کے جانب خدا سے داخل کرے گا انکو بہشت مین کہ جاری ہین نیچے اون کے نہرین رہینگے اوس مین ہمیشہ راضی ہے اللہ اون سے اور وہ راضی ہین خدا سے وہ سپاہ خدا ہین آگاہ ہو بتحقیق کہ لشکر خدا وہی رستگار ہے پس دیکھو انصاف سے اے اہل انصاف کہ خدا نے شیعون کے دل مین ایمان لکھا ہی

یا سنیون کے سارے دشمن آل رسول کے چن چن کے اون سے دوستی کرتے ہین اور اہل بیت کے حق مین جو کلمہ کہئے وہ گذرے کہ جناب امام حسینؑ کو باغی ٹھرایا اور پھر منہ سے کہتے ہین کہ ہم اہل بیت کے دوست رکھتے ہین پس یہ محبت ثلاثہ مین ایسے بیہوش ہین کہ کچھ نہین سمجھتے کہ نفس رسولؐ تو جناب امیرؑ قول خدا سے ہین اور رسولؐ خدا فرما دین انا و علی من نور واحد اس مین غیر کہان سے داخل ہو سکتے ہین اور جناب صادقؑ نے فرمایا جسکے دل مین محبت شیخین برابر رائی کے ہوگی وہ سرنگون جہنم مین ڈالا جائے گا اور کبھے نجات نہ پائیگا اور جو بعد نماز کے اونپر لعنت کرے نماز اوسکی قبول ہے پس ہم اہل بیت کے اطاعت مین تو نارے ہون اور تم اون کے مخالفت مین سارے فرقہ تمہارے ناجی ہون پس ایسا اندھیر ہے تو دین خدا اور رسولؐ کا کچھ اصل ہی نہین رکھتا اور جو دین خدا اور رسولؐ سچ اور حق ہے تو سوائے ہمارے سیر کوئی ناجی نہین خواہ سنی ہو خواہ صوفی خواہ غالی ہو خواہ مفوضہ ہم اور ہم لوگ جسطریقہ حق سے پھرا دیکھتے ہین بنا بر حکم اپنے ائمہ حضرات کے اوس سے بیزاری کرتے ہین کیسا ہی ظاہر مین دم محبت اہل بیت کا بھرے مثل اہل سنت کے کہ انکا کلیہ مذہب کا کھلگیا کہ جو صحابہ کو خلیفہ جانے وہ جو چاہے کرے اوس کے پیچھے نماز پڑھتے ہین اوسکے کرامتین ذکر کرتے ہین کیسا ہی فاسق ہو اور اگر خلافت ثلاثہ کا

انکار کرے وہ برا ہے نہ اوس کے پیچہے نماز پڑہین گے نہ اوسے مسلمان
جانینگے شیعہ کیسا ہی پرہیزگار ہو وہ برا اور سنی کیسا ہی بدکار ہو
وہ اچہا خواہ خدا کو عرش پر بٹہادے خواہ خدا کو معاذاللہ ہر شب
جمعہ گدہے پر چرہا کے پہرادے خواہ ہر کتے اور بلی کو خدا بنا دے
پس جانو اس بات کو کہ اکثر یہ منکشف ہے مگر وَجَدنَا عَلَیہِ آبَا ئَنَا
پر اونکا عمل ہے اور طمع دنیا سے جاہلون کے بہکانے کو جو چاہتے
ہین کہدیتے ہین نمونہ اونکا اقوال شاہ عبدالعزیز دہلوی ہے چنانچہ
کچہ مذکور مقدمہ فدک مین ہوے پس جب ایسی دغابازیان اپنے
علما مین دیکہتے ہین تو کیون سنی اپنا ایمان کہوتے ہین اکثر سنی
بہلا نیکو جاہلونکی کہتے ہین کہ صاحب جناب امیر کے اجازت سے یہ
خلیفہ ہوے تہے اور وہ حضرت انکی خلافت پر راضی تہے سبحان اللہ
یہ عجیب افترا ہے کہ جنکو وہ جناب فاسق و کاذب و غادر و خائن
جانین اور سیرت اون کے خلاف کتاب خدا اور سنت رسول
ارشاد کرین اور عاملان بالجور فرمادین اور عثمان کو فرمائین
قَتَلَہُ اللہُ وَعُثمَانَ وَاَنَا مَعَہُ اللہ نے اوسے قتل کیا اور مین بہی
اوس کے ساتھ تہا اور قاتلون کو اوس کے اپنے پاس امان
دے اور عایشہ وغیرہ سے اونکے واسطے لڑے اونکی خلافت
پہ راضی ہون گے اور اجازت دین گے حالانکہ خدا فرماے
لَا تَرکَنُوا اِلَی الَّذِینَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ سب سے زیادہ یہ ہے

کہ آپ تو چہ مہینے بیعت نکرین اور اون کو اجازت دین پس اسے کون
عاقل رضامندی کہیگا کہ جناب امیرسا شخص جسنی کم سنی مین مہیلے
نبوت پیمبر خدا کا اقرار کیا وہ چہ مہینے تک بی امام رہے یہ مصالحہ تہا
جیسے امام حسنؑ نے معاویہ سے کیا تہا اور روز شورہ حضرت امیرؑ نے
اسکی تصریح کردے اور فرمایا کہ یہ حق میرا تہا مگر باب پر خاش کو نکہولا کہ
ایک قوم کافر ہو جائی گے روایت کی ابو بکر احمد ابن موسی مردویہ نے
صدر الائمہ اخطب خوارزم سے کتاب اربعین امام طبرانی سے کہ او سنے
کہا مینی سُنا سعید رازی سے او سنے سنا محمد ابن حمید سے او سنے
سنا وافر بن سلیمان سے اور او سنے حراث بن محمد اوزانی طفل عاصر
ابن فاصلہ سے او سنے کہا مین روز شورہ دروازے پر کہڑا تہا کہ
آوازین بلند ہوئین جناب علیؑ ابن ابی طالبؑ کے آواز سنی مینی کہ
فرماتے تہے لوگون نے بیعت ابوبکر سے کی واللہ بتحقیق تر تہا مگر نہی باب
پر خاش کو نکہولا کہ بہت کافر ہو جائین گے اور بعض بعض کو قتل کرین
گے جب وہ مرا عمر سے بیعت کی اور حالانکہ مین سزاوار تہا او سے خیال
پر مینے صبر کیا اب چاہتے ہو عثمان سے بیعت کرو عمر نے مجہے نہے چہٹا
شخص گردانا اور فضل کو میرے نہ پہچانا اگر مین اپنے فضل کو بیان
کرون تو کوئی جواب ندے گا مگر او سکا بیان بہت طول اور فضائل
حضرت کے مشہور ہین عبد الرحمن بن عوف اوٹہا کہنے لگا کہ آپکی
فضل کا جواب کسے پاس نہین ہم آپ سے بیعت کرتے ہین کتاب

خدا و سنت پیمبرؐ اور سیرت شیخین پر حضرت نے کہا سیرت شیخین کو کتاب و سنت کے ساتھ کیا دخل ہین اسپر ہرگز بیعت نہ لونگا اوس نے عثمان سے کہا اور بیعت کیلے اونہین کتاب سے کام تہا نہ سنت سے کہ آخر کتاب کو اونہون نے جلا ہی دیا یہ رضاے جناب امیرؑ سے پہر اور تازہ ظلم تہا جدید پس کیون منصفوہی رضامندی ہے کوئے عاقل اسے رضامندی کہیگا فَاَینَ تَذہَبُون اور ایک مکر و خدع اکثر علما کا یہ جاہلون کے بہکانے کو ہے کہ کہتے ہین بہلا صاحب ہمارے صحبت کا آدمی کو اثر ہو جاتا ہے رسولؐ خدا کے صحبت نے صحابہ کو اثر نکیا وہ بری ہی رہے سبحان اللہ کیا خوب عقلین ہین کہ تکذیب خدا کے کرتے ہین جاہلون کے سمجہانے کو خدا قران مین کیا مذمت کرتا ہے حضار مجلس رسولؐ خدا کے اور فرماتا ہے ذٰلِکَ بِاَنَّہُم آمَنُوا ثُمَّ کَفَرُوا الخ اور فرماتا ہے اَستَغفِر لَہُم اَو لَا تَستَغفِر لَہُم لَن یَغفِرَ اللّٰہُ لَہُم کیا یہ صحابہ نتہے پس یون سمجہو کہ باران رحمت سب جا پر برابر برستا ہے کہین پہول اوگتا ہے اور کہین خار کوئے چیز سڑ جاتی ہے اور کوئی سرسبز ہو جاتی ہے یہ سب استعداد پر موقوف ہے دیکہو زوجہ نوحؑ اور پسر نوحؑ کا حال اور زوجہ فرعون کا مرتبہ کہ اونکے صحبت مین برے اور بُرون کے صحبت مین اچہے اور سنجانو کہ جسپر خداوند عالم نے حجت زیادہ تمام کی ہے اور اوسنے راہ حق نہ اختیار کی ویسے خدا نے اوسپر عذاب بہی زیادہ کیا جو دور تہے وہ مستضعفین

مین شمار کئے گئے اور جو حضرت کے خدمت مین رہ کے صاف نہوے وہ
بقول خداوند قہار اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ مین داخل
ہوے اور ازواج رسول ابرار کو یہ حکم خداوند جبار ہوا کہ تم نافرمانی
خدا کروگے تو چند عذاب تم پر ہوگا پس جانو کہ اسیطرح جاہلون سے
زیادہ عذاب علما پر ہے کہ جو طمع دنیا سے یا حمیت جاہلیت سے
حق اہل بیت کو اور ظلم صحاب کو جو اونکی کتابون مین موجود ہے
جاہلون کے دھوکھا دینے کے لئے چھپادین اور تاویلین دروغ بیجا
کرکے اونہین بہکادین اور قسم ہے کہ اکثر پر انکی حق چھپا نہین ہے
بلکہ اِنکے معتقدین پر [illegible] منکشف تھا جیسے شیخ ابی الحدید معتزلی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین مین اور عمر راہ مین
تنہا چلتے تھے مینی پوچھا کہ اے خلیفہ سچ فرماؤ کہ یہ خلافت حق کسکا
تھا کہنے لگے واللہ ابن عباس یہ حق تمہارے ابن عم کا تھا یعنی علی کا
تھا مینی کہا پھر اونکو کیون نہ سپرد کیا کہنے لگے حداثت سن کے
سبب سے ابن عباس نے کہا کہ خدا نے اونکے حداثت سن کا
خیال نہ کیا جب سورۂ برائت کو ابوبکر سے پھیر کے جناب امیر کو دیا
کہ تم لیکے اہل مکہ پر پڑھو عمر نے کچھ نہ دیا قصہ اسکا یہ ہے کہ جب سورہ
براءت نازل ہوا رسول خدا نے ابوبکر کو دیا کہ اہل مکہ پر پڑھو وہ
لیکے چلے کہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا کہ حکم خدا یون ہے کہ یا تم لیجاؤ
یا علی پس جناب رسول خدا نے ابوبکر سے پھیر کے جناب امیر کو

دیا اور حضرت نے جا کے اہل مکہ پر پڑھا پس یہ مقام غور ہی کہ جسے
ایک سورہ پہچانے کی لیاقت نہو وہ سارا قران اور سارے احکام
دین کیونکر امت پر پہنچا دے گا فتدبر بعضے سنی حماقت سے یہ کہتے ہین
کہ دیکھو صاحب یہ لوگ ایسے تھے کہ پیغمبر انہین بھی ہر جا پر پوچھتے
تھے اور مشورون مین شریک کرتے تھے اور یہ نہین جانتے کہ خداوند
عالم نے تالیف منافقین اور اتمام حجت کے لئے یہ فرمایا ہے وَشَاوِرْهُمْ
فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ بموجب اس کے مشورہ ایسے لوگون
سے کرتے تھے تا حجت خدا اونپر تمام کرین اور جب ارادہ کرتے تھے تو
توکل خدا پر کرتے تھے دوسرے یہ ہے کہ جو انہین نہ بھیجے ایسے مقامون
مین تو احوال معلوم نہوتا اور مرید کیسے اور وہ خود ارشاد فرماتے کہ
اگر ہمین بھیجتے تو کیا ہم نہ کر لاتے اس کام کو اس لئے سورہ برات
دیکے روانہ کیا خدا کا حکم ہوا پھیر لو اس سے پس کہلگیا سب پر
کہ انکو اس کے لیاقت نہین ہے اسیطرح خیبر مین نشان دیکر
دو بار ایک صاحب کو اور ایک بار دوسرے صاحب کو تاکید
کر کے بھیجا کہ جنگ سے بھاگنا نہین اور وہ خلاف حکم حضرت کے
پھرے کچھ لوگون کو شہید کروا کے بھاگے ہوے حضرت کے پاس چلے
آے پس حضرت نے فرمایا کہ صبح بھیجونگا مین اوس شخص کو کہ
دوست رکھتا ہے خدا اور رسول کو اور دوست رکھتا ہے خدا
و رسول اوسے نہ پھرے گا جبتک کہ فتح نکریگا پس صبحکو سب

امیدوار سردار سے لشکر مین آکر کھڑے ہوسے تماشا یہ ہے کہ بھاگے
ہوسے بھی امیدوار ہون مین آئے پس حضرت نے جناب امیرؑ کو پوچھا
کہ کہان ہین سب نے کہا کہ اونہین تو ر مد چشم ہے حضرت نے فرمایا کہ
لاؤ اونہین جب حضرت حاضر ہوے حضرت نے لب مبارک آنکھو نپر
لگایا جناب امیرؑ کو صحت ہوئی پس حضرت نے جناب امیرؑ کو بھیجا اور
حضرت نے تنہا حارث کو اور مرحب کو قتل کیا اور خیبر کو فتح کیا باب
خیبر کو ایک ہاتھ سے اوکھاڑ کے پھیکدیا یہ احوال مشہور ہے
بیان اس کا موجب طول ہے پس اگر جناب رسولؐ خدا پہلے ابوبکر
وعمر کو نہ بھیجتے تو بھی کستے وہ کہ کرامتِ علیؑ اس مین کیا تھے ہمین بھیجتے
تو کیا ہم نہ فتح کرتے پس خدا نے مرتبہ اطاعت اور کمال شجاعت اون
حضرت کا دکھایا اسیطرح اُحد مین راہ فرار ان سب نے اختیار
کی جانون کو اپنے بچایا جناب رسولؐ خدا کو دشمنو نمین پھسایا اپنے
جان کے آگے اونکی جان کا خیال نہ فرمایا وفاداری کا کمال دکھایا
پس جناب امیرؑ کے فقط حرب ضرب سے وہ جنگ فتح ہوئی لَافَتیٰ
اِلَّاعَلِی لَاسَیفَ اِلَّاذُوالفِقَار کے آواز بلند ہوے پس اِن باتونکی
دکھانے کو اونکے دوستون کے سجھانے کو پوچھیے تھے فتنہ کرا ور
بعضے جاہلون کے بہکانے کو اور ظلم ثلاثہ کے چھپانیکو کہتے ہین کہ صاحب
معاذاللہ شیعہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کو بیعت کے لئے گھر سے
لیگئے وہ غالب کلِ غالب تھے اونکو کوئی پکڑ کے لیجا سکتا ہے یہ غلط

اور افترا ہے شیعون کا ہم کہتے ہین کہ بے شبہ وہ ایسی ہی تھے مگر جب
اونہین ایسا جانتے ہو تو غالب کل غالب کے ہوتی ہوے کیون انٗ
مغلوبون کو اونپر غلبہ دیتے ہو دہو کہا دینے کے وقت ایسی ہی بات
کرتے ہو جیسے تمہارے خلیفہ ثانی کے پاس ایک شخص مسجد مین آیا
کہ باپ اوس کا جناب امیرؑ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا عمر نے اوس سے کہا
کہ تیرا باپ ایسا بہادر تھا کہ جب وہ میدان مین آکے مبارز طلب
کرتا تھا کوئی اوس کے مقابل مین نجاتا تھا ور وہ مثل بیل کے کہورو
کرتا تھا اور مین تو اوس کے سامنے سے ایسا بھاگا کودتا ہوا جیسا
پہاڑے بکرا ہوتا ہے مگر علیؑ نے اوسے قتل کیا اور اشارہ حضرت کے
طرف کیا پس دیکھو اپنے نامردی اور اونکی شجاعت بیان کرکے دشمن
حضرت کا لوگون کو کرتا تھا اسیطرح یہ سنی ہین کہ تعریف حضرت کی
کرکے جاہلون کو دہو کہا دیتے ہین اور ظلم کو اپنے پیشواؤن سے
چہپاتے ہین تا لوگ اون سے روگردانی نکرین اور اس ظلم کو افترا
شیعون کا بتاتے ہین حالانکہ ابو بکر جوہرے اور شیخ ابن ابی الحدید
اور علماے اہل سنت نے تصریح اسکے کی ہے کہ جناب امیرؑ کو بیعت
ابو بکر کے لئے کہینچ کے گھر سے نکالا پس اپنے علما کے کتابون کو
دیکھو اور خلفا کے اپنے ظلم کے قایل ہوا و نہین جو کہنا ہو کہو
اور ہم سے غالب ہونے کا جواب سنو کہ جناب امیرؑ بے شبہ
غالب کل غالب تھے مگر افضل رسولؐ خدا سے نتھے پس دیکھو

جناب رسول خدا پر کفار نے کیسی کیسی مکہ مین جفائین کیں طائف مین مارے پتھر لگائے راکہ تنور دن کی ڈال ڈال دے مجنون کہا مگر جبتک حکم صبر کا تھا جب حکم جہاد کا ہوا اونہین قتل کیا یہان تک کہ عین قوت مین اور شوکت اسلام مین منافقین کیسے کیسی رنج دیتے تھے یہان تک کہ کنکر کیونمین ڈالکر لنڈ ہائے تا حضرت کو شہید کرین اور بعضے منافقونکا حال نفاق ظاہر ہوگیا بعضی صحابہ نے کہا کہ انہین قتل کیجئے حضرت نے فرمایا لوگ کہین گے کہ محمد اپنے اصحابون کو قتل کئے ڈالتے ہین بعضون نے حضرت کو ہذیان کے تہمت کی مگر مصلحت وقت صبر تھا پس اسیطرح حال صلح حدیبیہ کو دیکھو اور سب سے زیادہ یہ ہے کہ خدا سے زیادہ غالب کوئی نہین ہے پس کفار کو مثل فرعون و نمرود کے کسقدر مہلت دے کہ تا اتمام حجت نہ تھے جناب امیر غالب تو ایسی تھے کہ کوئی مقابلہ شجاعت مین حضرت کے نتھا مگر مطیع وقت اور وصیت رسول خدا کی تھے پس حضرت مطیع خدا تھے غالب وہ کہ جو نفس پر اپنے غالب رہے اگر کوئی ذرا بھی مد مقابل مین ہوتا تو مقام توہم تھا کہ شاید حضرت اوس سے خایف ہوے اس جا تو صبر اور اطاعت خدا اور رسول ظاہر ہوئے کہ مقابل مین سب نامرد تھے جو ہمیشہ جنگ سے بہاگا لئے پس جب جنگ کا حکم تہا جب لڑے ویسی ہے جب صبر کا حکم تہا دیا ہے کیا راہ خدا مین اپنے خواہش نفس کو کہین دخل نہین دیا جیسے سب انبیا کا

حال تھا کہ جسے حکم ہوا وہ مارا جاے وہ مارا گیا جسے حکم ہوا نکلجا وہ
نکل گئے جسے حکم صبر کرنے کا ہوا اوسنے صبر کیا جسے حکم فرزند سکے
ذبح کرنے کا ہوا وہ ذبح پسر پر مستعد ہوا یہی کام انبیا اور ائمہ کا ہی
پس جناب امیرؑ کو جبتک حکم صبر رہا صبر کیا مصلحت ظاہر صبر مین یہ
تھی کہ اگر جہاد کرتے تو بہت سے کافر ہو گئے کلمہ ظاہرے بھی چھوڑ
دیتے جیساکہ حضرت نے فرمایا اور بعضی خوف سے تلوار کی اقرار حضرت
کے ولایت کا کرتے تھا اور وہ لوگ جو کافر تھے کہتے کہ صحابون کو پیغمبر کے
قتل کئے ڈالتے ہین اور جب جناب امیرؑ کو حکم جہاد ہوا تو حضرت سنے
جہاد کیا یہی حال ائمہ کا ہے کہ طاعت خدا مین ہر وقت سرگرم ہین امام
حسینؑ کو حکم شہادت ہوا وہ شہید ہوے امام زین العابدین کو صبر کا
حکم ہوا انہون نے صبر کیا پس دیکھو جیسا ظلم یزید کا ظاہر ہے
ویسا ہی ظلم صحابہ کا بھی خانہ جناب امیرؑ پر روشن ہے وہ ظلم
تمہارے چھپانے سے نہین چھپ سکتے اور مٹانے سے مٹ نہین
سکتی کما مر غیر مرۃ اور بعضی سنی کہتے ہین کہ بھلا صاحب
خلافت انکا حق تھا تو انہون نے جہاد کیون نہ کیا امام حسنؑ نے
مصالحہ معاویہ سے کیون کیا اور امام حسینؑ شہید کیون ہوے
اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ کلام تکذیب جناب امیرؑ سے ہے
کہ حضرت نے مکرر فرمایا کہ یہ حق میرا ہے جیسا کہ گذرا تکذیب حضرت
تکذیب خدا اور رسول خدا ہے پس کفر اعتراض کرنیوالا کا

لازم اور دوسرے جواب یہ ہے کہ جب حکم خدا اور رسولؐ سے اہلبیتؑ
معصوم ٹھہرے اور اونکی اطاعت تمامی خلق پر واجب ہی تو اونپر
اعتراض کرنا تکذیب خدا اور رسولؐ ہے اور کفر ہے جانو اسے
غافلون انکے کام بحکم خدا کبھی نہین ہونیوالا انکی اطاعت جایز نہو
اور اگر اے نادانون اسمین معارضہ کرتے ہو اپنے خلفا کے دفع الزام
کے لئے تو یہ قیاس مع الفارق ہے کہ اونکی عصمت باتفاق ثابت ہے
اور صحابہ مدتون بتون کے سجدہ مین رہے ظاہری اسلام مین انواع
فسق بجا لائے مشکوک الاسلام والنفاق رہے اونکے بابمین استعجاب
واستبعاد معصیت کا بلکہ ارتداد کا بھی نہین ہے اصل جواب تو یہ تہا
اور دوسرے جواب یہ ہے کہ فائدہ ظاہری معلوم ہوتے ہین فائدہ
اول تو یہ تھا جو بیان ہوا کہ اگر جناب امیرؑ تلوار کھینچتے تو بہت سے وہ
لوگ مارے جاتے جنکے صلب مین مومن تھے اور بہت سے خوف جان
سے علیؑ ولی اللہ کہدیتے اور دل مین نفاق رہتا پھر صفائی دین مین نہوئے
پس حضرت کے صبر سے حق کو پہچان کے مومن خاص جناب امیرؑ کیجانب
رہگئے اور منافق اور بیدین سب جدا ہوگئے طمع دنیا کے واسطے ایک
ایک کے ہاتھ مین ہاتھ دینے لگے اور تیسرا فائدہ یہ تھا کہ کفار جو دین کے
طرف آنیوالے تھے وہ سب رہ جاتے اور کہتے آپھی تو دعوت کرتے ہین
اور آپھی قتل کرتے ہین کوئی دین کو نہ سمجھتا قرآن کو نہ پڑھتے حجت
ناتمام رہتے سمجھو ذرا غور کرو کہ اب تک لوگ باوجود دلائل واضح کے

سمجھتے نہیں باوجودیکہ قران کو پڑہتے ہین مگر حجت خدا کو تو تمام ہوتی جاتی
ہے اور جو حق کو سمجھے وہ ایمان لائے اب تک یہی حال ہے کہ جو سمجھتے ہین
ایمان لائے ہین اور تیسرے فائدہ یہ تھا کہ جناب امیرؑ اتمام حجت اور
انکشاف حق جو کام امام کا ہے وہ بر وقت کئے گئے کہ جب کوئی خلفا سے
طلب معجزہ کرتا تھا یا مسئلہ غامض پوچھتا تھا اور وہ عاجز ہوتے تھے
تو جناب امیرؑ اوسے آکے معجزہ دکھاتے تھے اور مسئلہ کو بتا دیتے تھے
تو جو لوگ صاحبان بصیرت تھے وہ سمجھ جاتے تھے کہ خلیفہ بحق یہ ہین
پس یون اتمام حجت کرتے ہین اور خلفا کے زمانہ مین جہاد سامنے
اونکے ہنکیا یہ ہے دلیل بطلان خلافت اصحاب ثلاثہ ہے کہ اگر خلافت
اونکے حق ہوتے تو جہاد کو حضرت ترک نکرتے اور جب بفضل خدا آپ صاحب
قوت ہوئے تو بحکم یَا اَیُّہَا الرَّسُولُ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ
عَلَیْہِمْ وَمَاْوٰہُمْ جَہَنَّمُ اے رسولؐ جہاد کر کفار و منافقین پر اور غلظت
کر اونپر کہ جا اونکے جہنم ہے اور بری ہے بازگشت پس حضرتؐ نے
جہاد کفار پر تو کیا منافقین پر کب جہاد کیا پس جو حکم پیغمبر پر ہوتا ہے
اوسے تمام کرتا ہے وصی اوس کا پس جناب امیرؑ نے جن پر جہاد کیا ظاہر
ہوا کہ وہ منافق تھے دیکھو اونمین کون کون تھے بعضے مثل شیوخ
ثلاثہ عشرہ مبشرہ مین داخل تھے اور اصحاب تھے اور بعضے باعث
افتخار شیخین تھے پس ظاہر ہوا اولین پر ترک جہاد مین مصلحت
تھے اور نہین تو کچہ اون سے افضل نہ تھے اور تماشا یہ ہے

اسکو اہل انصاف ذرا غور کرین کہ جو لوگ یہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے جہاد کیون نہین کیا شیخین پر یہ اون سے پوچھو کہ جب یہ جہاد کیا اور تم کب برا جانتے ہو جو شیخین کو برا جانتے اور جناب امام حسنؑ نے جو معاویہ سے مصالحہ کیا مجبور تھے کہ انصار باوفا نہ پایے اور با وجہ آن معاویہ بظاہر مین وفاے عہد نہ کہتا تھا اون کے قتل کو باعث زوال سلطنت جانتا تھا جناب امام حسینؑ کو دیا اور ایسے ملے کہ سب جانتے ہین اور اہل کوفہ نے بھی لکھا کہ آپ آوین تو ہم آپکی نصرت کرینگے اور با وجود اس کے حضرت کو یقین تھا کہ اگر مین یزید سے مصالحہ کرونگا تو بھی یہ مجھی قتل کرے گا کہ یہ نہایت بد عہد ہے جیسے حضرت نے وقت وداع اہل وطن سے فرمایا کہ اگر مین جاے مار و مور مین چھپون گا تو بھی یزید مجھے قتل کرے گا پس حکم خدا حضرت امام حسینؑ کو شہادت کا ہوا اور حضرت کے شہادت کو خدا نے انکشاف حق کے لئے ایسے شہرت دی کہ کسیکی چھپائی سے یہ چھپ نہین سکتا جیسے احوال جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ کو چھپایا کیسی کیسی اس کے چھپانے مین کوشش کے اہل سنت نے اور کرتے ہین جیسا کہ گذرا پس سب خاص و عام پر منکشف ہوا کہ ایسے فاسق نے دعواے خلافت کیا اور مسلمانون نے اوسکی خلافت کو قبول کیا اور اوس کے اطاعت کی تا آنکہ فرزند رسولؐ کو بظلم شہید کیا اور اوسکی عترت کو اسیر کیا سر دن کو نیزے پر چڑھایا ایسے مسلمان تھے اوس زمانہ مین اور بہت سے اسیر

بھی ابتک ظلم یزید کے چھپانے مین کوشش کرتے ہین پس کہل گیا
حال اون کے مذہب کا اور اون مسلمانون کا تا آنکہ اکثر اہل سنت نے
بھی مجبور ہوکے یزید کو برا جانا جب اوسے برا جانا اب دیکھین اگر
آنکھین رکھتے ہون یزید نے قتل امام حسینؑ پر حکم دیا اور قتل کیا
تو معاویہ اون کے پدر بزرگوار سے لڑا اوسے بھی برا جانے چنانچہ بعضے
سنی معاویہ کو بھی برا جانتے ہین جب اوسے برا جانا تو پھر طلحہ اور زبیر
اور عایشہ نے کیا کمی کے ہے کہ جناب امیرؑ کے قتل کو آئین اور بیعت سے
مسلمانون کو قتل کروایا پس جب اونہین برا جانتے کہ وہ باعث
افتخار پدریہ ہے کہ بسبب قرابت رسولؐ خدا دے ہوئین تو پھر عثمان
کے ظلم وستم کو بھی دیکھین جو ذکر ہوے جب اونہین برا جانا پھر جو
جناب امیرؑ وحسنؑ وجناب فاطمہؑ کے گھر کو جلانے آے اور جو ظلم
اونہون نے حضرت پہ کئے کربلا سے کچھ کم نتھا کہ کربلا مین علی اصغر شہید
ہوے مدینہ مین محسن شہید ہوے وہان جناب زینب پر ظلم ہوی
یہان جناب فاطمہؑ کے بازو اور پہلو پر ہوے ہمارے کتابون مین تفصیل
ہے تمہارے کتابون مین اجمال ہے کیونکر حال تفصیل وار اپنی پیشوا
کا لکھین کربلا مین امام زین العابدینؑ پر مدینہ مین جناب امیرؑ پر جو گذرے
انصاف سے خیال کرو اور ہمارے کتابین اور اپنے کتابون کو
دیکھو تو حال ظاہر ہوجائے فقط محبت ثلاثہ سے بدلیل غلط کہدیتے
ہو تو اس سے تو غلط نہین ہوجاتا خدا کے سامنے کیا کروگے پس جب

حال مسلمانون کا معلوم ہوا اور یزید کے خلافت کا پس اب جو یزید
کا دشمن ہوگا تو وہ سابقین کا بھی دشمن ہوگا جناب امام حسینؑ کے
شہادت اسواسطے واقع ہوئے کہ ظلم ظالمون کے کھل جائین جنکو
اسپر بھی نہ سمجھائی دے اور محبت ثلاثہ کو نچھوڑین اور اَلْمُنَافِقِیْنَ
وَالْمُنَافِقَاتِ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ انکی شان ہین وَاُشْرِبُوا فِي
قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ اونہین کے شان مین وارد ہے اور حق سبحانہ تعالے
فرماتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ پس معلوم ہوا
کہ جو منافقون کو دوست رکھے وہ بھی منافق ہے پس مومنونکو
بیزار رہنا ان بیدینون سے واجب ہے جبکہ آیہ لَا تَجِدُ قَوْمًا اور آیات دیگر
سے ظاہر ہوا پس جانو اس بات کو کہ محبت اہلبیت رسول اور
دشمنان بتول سے ہرگز جمع نہوگی اب بعضی سنی ثلاثہ کے محبت سے
عصمت انبیا مین خلل انداز ہین یہانتک کہ تخطیۃ الانبیا ایک کتاب
لکھی ہے کہ نبیون سے یہ خطائین ہوئین ہین مراد اون کے یہ ہے کہ
ہمارے خلفا سے جو ظلم وستم ظاہر ہوئے تو نبیون سے بھی خطائین
ہوئے ہین وہ انہی دلیلون سے معارضہ کرتے ہین اور یہ غلط ہے
اونکی سمجھ کا فرق ہے علمانے ہمارے سب اون کے احوال کے
تاویلین اور جواب بتفصیل لکھ دئے ہین اور روایات دروغ کا
انکے انکشاف بیان ۔ وبس کا یہان موجب تطویل ہے جو چاہے
ہمارے حدیقۂ سلطانی سے اور کتب کی جانب رجوع کرے اتنا

یہان کافی ہے جاننا کہ وہ خدا کی جانب سے تھے اور خدا نے اون کے طاعت کو حکم دیا اور ایمان لانیکو اون کے ساتھ واجب گردانا جب معصیت اونپر جایز ہو تو کذب بھی اونپر جایز ہو تو اونکی نبوت صحیح نہوگی اور اون کے قول و فعل پہ عمل جایز نہوگا کہ فاسق کے اطاعت کو خدا نے منع کیا ہے اور نبی کے اطاعت واجب ہے یہان تک اجتماع نقیضین ہوا جاتا ہے اور یہ محال ہے اور دوسرے جب نبی گناہ کرے قابل تعزیر تو اوسے تعزیر دینا واجب اور نبی کو ایذا دینا کفر ہے یہ اجتماع نقیضین وقس علیٰ ذالک اور الزام خدا کے جانب عاید ہوتا ہے اور نبوت باطل اور کلام خدا لغو ہوتا ہے پس سب دین باطل ہو گیا کہ جسکا نہین اور تم جو کوشش کرتے ہو عیب چھپانیکو صحابہ کا اور انبیا پر اتہام معصیت کرتے ہو تو چاند پر خاک ڈالنے سے پڑتے ہی نہین کہ وہ جانب خدا سے تھے اونکا الزام عاید خدا کے طرف ہوتا ہے اور خدا الزام سے بری ہے پس تمہارے صحابہ خلیفہ کئی ہوے تمہارے تھے اونمین اور وہ دونون جایز الفسق تھے اسواسطے کہ خلیفہ مدتون تک بت پرست رہے اور اسلام ظاہری مین مشکوک رہے کہ خود نبوت مین شک کیا کرتے تھے کہ مشکوۃ مین منقول ہے پس اونکا دین سے پھر جانا کچھ محال نہین ہے خطا خلیفہ کرنیوالونکی ہے خدا پر الزام نہین ہو سکتا ہے اور دین مین فساد لازم نہین آتا پس شیعہ کا اعتراض تمہاری عقل پر ہے کہ تمنے ایسے خلیفہ اہل بیت کو چھوڑ کے کہو کہ اتنا تو سمجھو کہ انبیا کو خدا نے

معین کیا خلق پر ہمانا پے در پے معجزے دکھائے اوس پر تھوڑے ایمان
لائے اور باقی نے ساحر بنایا تم صاحبون نے ابوبکر وغیرہ کو خلیفہ کہا اسکے
تم سب قایل کہ خدا نے نہین کیا پھر نہ انہون نے کوئی معجزہ دیکھایا نہ انہون
نے دعوا کیا کہ ہمین خدا نے خلیفہ کیا ہے پھر تمنے جو خلافت کو قبول کر لیا یہہ
کون سے عقل سے ہے اب ہم جو اوس پر اعتراض کرتے ہین اونکی طرفداری
کرکے ہم پر اعتراض کرتے ہو تو وہ خدا پر اعتراض ہے کہ ہمارے ائمہ حضرات
خدا کی جانب سے ہین سبھی معجزات دیکھائے کتب فریقین مین موجود ہین
پس بعضے جاہل عالم نما معارضہ کرتے ہین کہ صاحب جناب امام زین
العابدینؑ اور سب ائمہ جو دعا ئین اپنے گناہون کا اعتراف اور طلب
مغفرت خدا سے کرتے تھے پس اگر گناہ گار تھے تو عصمت نہ تھے اور
اگر غلط فرماتے تھے تو بھی عصمت نہ تھے پس جواب اس کے علمانی بہت سے
دیے ہین مگر اس جواب کو مومنین خوب ذہن نشین کرکے سُنین
اور خوب یاد کرین پس جانو خدا تمہین توفیق خیر عطا کرے کہ خوف
خدا ہر بشر کو بقدر معرفت اوس کے ہے جسقدر خدا پہچانتا ہے
ویسیہی خدا سے خوف کرتا ہے پس اگر سمجھو کافی ہے مگر تفصیل اوسکی
یہہ ہے ایک بندگان خدا مین سے ہین کہ جنہین کفر و نفاق سے بھی پروا
نہین اور ایک ایسے ہین کہ وہ جانتے ہین کہ ہمین خدا نے پیدا کیا ہے
اور اتنا سمجھی ہین کہ پیغمبرؐ اوس کے بھیجے ہوے ہین مگر قلب معرفت سے ترک
صوم و صلوٰۃ کو اور شرب خمر وغیرہ کو کچھ برا نہین جانتے اور نادم

نہین ہوتے اور توبہ خدا سے نہین کرتے اور ایک ایسے ہین وہ ایسے
افعال قبیحہ پر پشیمان ہوتے ہین اور جو کہین اون سے ایسی خطا ہو
جاتی ہے تو اوسپر وہ مدتون نادم رہتے ہین اور توبہ کیا کرتے ہین
اور بعضے ایسے ہین جو اون سے ادنا گناہ ہوجاوے تو اوسکا تدارک
کرتے ہین اور توبہ خدا سے کرتے ہین اور اعمال خیر کو اپنے اور عبادت
کو بہت نہین جانتے بلکہ ڈرتے ہین کہ یہ اعمال ہمارے قابل قبول درگاہ
ہین یا نہین اور بعضے ایسے ہین کہ اعمال واجب کیسے اگر سنتی مثل
نماز شب وغیرہ کے اون سے ترک ہوتے ہین تو اوسپر وہ نادم ہوتے
ہین اور اپنے نفس کو ملامت کرتے ہین اور بہت سے ایسے ہین کہ وہ
رات بھر سویا کرتے ہین اونہین پروا بھی نہین ہوتے اور ایک ایسے
ہین کہ اعمال شب قدر اون سے ترک ہوجاوے تو سال بھر رنج مین
رہتے ہین اور ایک ایسے ہین کہ اگر شب قدر کو جاگے تو وہ سمجھتی ہین کہ
ہمنے بڑا کام کیا اور ایک ایسی ہین کہ ہمیشہ شب بیدار رہتے ہین
اور واجبات کو اور نوافل کو اون کے اوقات پر بجالاتے ہین اور پھر
خدا سے خایف رہتے ہین کہ ہمارے اعمال قابل قبول ہین یا نہین
اور ڈرتے ہین کہ عجب کہین طبیعت ہین ہمارے نہ آجاوے کہ باعث
ہمارے حبط عمل کا نہ ہوجاوے یا کوئی گناہ ہوے کہ وہ ہمارے خرمن
ریاضت کو جلا دیوے پس یو ہین شب و روز خدا سے خایف رہتے
ہین اور ایک ایسے ہین کہ مکروہات سے خایف رہتے ہین کہ اور

لوگ حرام سے ویسا نہین ڈرتے اور اگر اون سے شغل امور جایز ہین
کہ وہ بھی عبادت ہی مثل کہانا کھانے یا ازواج سے مشغول ہونے مین کوئی
امر مستحب ترک ہوجاتا ہے چونکہ شغل اونکا تعلق راحت نفس سے
رکہتا تھا اوسپر وہ روتے ہین اور ڈرتے ہین اور خدا سے اپنے توبہ کرتے
ہین اسیجاسے ہی حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے حسنات ابرار کے
بمنزلہ سیئات مقربین کے ہی یا زبان اونکی ذکر خدا سے کہین ساکت ہو
جاوے یا سکوت اونکا فکر سے خالی ہوجاوے یا نظر اونکی عبرت سے
خالی ہو بسبب ضرورت امور مذکورکے وہ اوسپر روتے ہین کہ کہین
عتاب خدا نہ آجاوے کہ مقربان خدا پر ایسیہی امور مین عتاب آجاتا
ہے آیا نہین سنا حال حضرت یحیی کا کہ ایک دن بیت المقدس سے
اپنے گہر مین آے اصرار سے اپنی مادر کے لباس درشت کو اوتارا اور
لباس صوف ذرا نرم تھا پہنا کچہ کہانا کہاکے سوگیے خواب مین ندا
ہوئی اے یحیی ہمارے بیت المقدس سے یہ بہتر ہے اگر دیکہو جہنم کو تو
لباس آہن پہننا اختیار کرو پس روتے ہوئے اوٹھے اور لباس
خشن اپنا پہنا اور عرض کی پروردگار اب سواے سایۂ بیت المقدس
کے کہین نہ بیٹہونگا پس جانو کہ خدا اپنے اولیا کے اتنی غفلت کو گوارا
نہین کرتا پس انہین باتون کو اور انہین امور کو سنی گناہ جانکے
تخطیۃ الانبیا لکہتے ہین مگر شاکر ہے خداوند عالم کا ہمارے حضرات ائمہ
پر اتنا بھی حکم عتاب امر خدا کا نہین آیا جیسا کہ اکثر اہل سنت نے

روایت کی ہے کہ قرآن میں سب صحابہ پر خدا نے عتاب کیا مگر ابن ابیطالبؑ
پر کہ جہان ذکر کیا بخیر کیا اسپر حال جناب امیر کا یہ تہا کہ خوف سے روتے روتے
بیہوش ہو جاتے تھے ایک شمہ عبادت کا حضرت کے بیان کرون کہ جناب
امام زین العابدینؑ کے عبادت کا یہ حال تہا کہ سال مین دو بار اعضائے
سجود سے گھٹے کاٹے جاتے تھے اور بعضی روایتونمین یہ ہے کہ آپ ہی جہڑکے
گر پڑتے تھے غرض تفصیل حضرت کے عبادت کے طولانی ہے اس طاعت پر
عبادت جناب امیرؑ کتاب مین دیکھ کے فرماتے تھے آہ کہان ہو سکتی ہے
مجہسی عبادت مثل جناب امیر کے اور جناب امیرؑ فرماتے تھے آہ کہان
ہو سکتی ہے مجہسی عبادت مثل رسول خدا کے اور وہ درگاہ الٰہی مین
عرض کرتے تھے ما عرفناک حق عبادتک پس حال عبادت ہمارے سب
ائمہ حضرات کا کتب فریقین مین یون مذکور ہے نہ گناہ کرتے ہین نہ وہ
جہوٹھ بولتے ہین فتذکروا یا اولی الالباب اور سنو بعضی سنی جب
کوئی دلیل اپنے مقتدا ؤن کے بچنے کے نہین پاتے تو جہنجہلا کے
کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے من یمس جلدی لن یمسہ النار جو مس
کرے میرے جلد کو نہ مس کریگی اوسے آتش جہنم پس عایشہ اور حفصہ
کو جو شیعہ ناری جانتے ہین کیا سبب ہے اور اونکے تعریف خدا
قرآن مین فرماتا ہے نساؤہ امہاتکم انہین برا جاننا کیونکر جایز ہے
کہ خدا نے اونہین مومنون کی مان فرمایا ہے پہلے جواب اس کا
یہ ہے کہ ہر عمل مین ایمان شرط ہے اگر ایمان ہے تو سب مفید ہے

اور نہیں تو سارے دنیا کی عبادت کرے اور ایمان نہو تو سب
بیکار ہے بلکہ اگر مثل ملائکہ کے عبادت کرے تو بھی بیکار ہے پس اگر
حضرت نے فرمایا ہو تو ایمان مس کرنیوالیکا چاہیئے ورنہ بہت سے
منافق صحبت رسول خدا مین رہتے تھے اور وہ مصافحہ اور معانقہ
کیا کرتے تھے وہ بھی سب اس حکم مین داخل ہون گے درک اسفل
نار مین کون جائیگا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ بنا بر تمہارے مذہب کے
معاذ اللہ آباء طاہرین جناب رسول خدا کے کافر تھے اوسپر سنی
دلیلین بیان کرتے ہین اور قران سے تو کچھ کام ہی نہین رکھتے کہ خدا
قرانمین فرماتا ہے وَ تَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیْنَ پھیرنا تیرا اے رسول
ہمارے سجدہ کرنیوالونمین خدا تو فرمارے کہ ہمنے تیرے نور کو سجدہ
کرنیوالونمین رکھا اور یہ اونہین کافر کہین محبت صحابہ مین بیہوش
ہین اور ہذیان بکا کرتے ہین اوسپر کلام عجیب ابن حجر مکی کہتا ہے
بعد بیان دلایل کفر آباء طاہرین رسول خدا کے کہ ہم جانتے ہین
کہ اثبات کفر آباء رسول خدا باعث ایذا حضرت کا ہی مگر اسلاف
ہمارے بھی کرتے آئے منصفو وَجَدْنَا عَلَیْهِ آبَاءَنَا کے یہی معنے
ہین یا کچھ اور پس جب ایذا رسول خدا کا اقرار کیا کافر و ملعون ہوئے
یا نہین اور ہم یہ پوچھتے ہین کہ اگر اعتقاد انکے خلفا کا بھی یہی تھا
وہ بھی اونمین داخل ہوئے والا تم مخالف اپنے خلفا کے نہ تھے ہو
جھون سے کو بنا بر تمہارے مذہب کے بزرگ حضرت کے کافر تھے آیا وہ جہنم

رسول خدا آمنش نکرتے تھے حضرت آمنہ دودھ پلاتی تھین ابوطالب گود لیتے
تھے سب یہ مسلمان رہین داخل ہوے پھر تم اونہین کیون نار می کہتے ہو اگر
اونہین فایدہ نہ بخشا تو عایشہ اور حفصہ کو کیونکر فایدہ نہو گا تمہارے
نزدیک مسلمان نہ تھے یا ہمارے نزدیک مسلمان نہین ہین اگر کہو کہ
کیون تو ہم کہین کہ ان دونون کے حیا ہونے کے جہت سے کہ امانت رسول خدا
مین خیانت کے دیکھو سورہ تحریم کو کہ انکے باب مین خدا نے کیا فرمایا ہے
اِن تَتُوبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُکُمَا یعنے کاش تم توبہ کرو کہ تمہارے
دل حق سے پھر گئے جب گواہی خدا سے دین حق سے پھرنا دلونکا اونکے
ثابت ہوا تو ہمین کیا چیز مانع ہے برا جاننے سے آپکے اب جو پھرنا انکا جانب
حق سے ثابت کرے تو ہم اپنے عقیدہ سے پھرتے وگرنہ مثل سنیونکے
قران سے رو گردانی کرین الیس جسپر ایمان انکا ثابت ہوے آیہ قرآن
مثل سورہ تحریم کے نازل ہوا ہو بتلا دے بعد اس آیت کے فرمایا ہے
عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ یعنے شاید
کہ اگر رسول ہمارا طلاق دے تمہین بدلے اللہ واسطے اوسکے ازواج
بہتر تم سے کہ وہ مسلمات ہون اور مومنات ہون پس اس سے ظاہر ہوا
کہ صفت اسلام اور ایمان اونمین نہ تھے جب تو خدا نے فرمایا کہ بدلینگے بہتر
تم سے مسلمات اور مومنات سبحان اللہ خدا نے فرمایا کہ دل ونکے
حق سے پھرے مگر اون دشمنون کے دل اون سے نہ پھرے خدا کے
بھی کلام کو بجا نہ جانا ہر سا اعتقاد ونکا کم نہ ہوا اور اونکی محبت سے

دست بردار ہوئے اور سمجھ تھا شاید ہے کہ استعجاب کرتے ہین ایہ پیغمبر کے

ازواج کیونکہ جہنم مین جاوین گے تو خداوند عالم اوپر [illegible] فرماتا ہے

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوا امۡرَأَتَ نُوۡحٍ وَّامۡرَأَتَ لُوۡطٍ کَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَیۡنِ مِنۡ

عِبَادِنَا الصَّالِحِیۡنَ فَخَانَتَاھُمَا فَلَمۡ یُغۡنِیَا عَنۡھُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا وَّقِیۡلَ ادۡخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِیۡنَ یعنے بیان

کرتا ہے اللہ واسطے اون کے جو کافر ہین کہ زن نوح اور زن لوط دونون

زوجہ ہمارے دو پیغمبرون کے ہین پس انہون نے افشاء راز کیا اور خیانت

کی حکم ہوا اون دونون کو داخل ہو جہنم مین اہل جہنم کے ساتھ پس سیاق

کلام کو دیکھو کہ پہلے عایشہ اور حفصہ کے خیانت اور افشاء راز بیان کیا

اور صفت قلوبکما فرمایا پھر منکن مسلمات ومومنات ارشاد کیا جب اس

کلام کو جناب باری کے دوست اون کے نہ سمجھے اور نہ مانا تو خدا نے یہ فرمایا

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوا الخ یعنے بیان کرتا ہے اللہ مثل واسطے کافرون

کے کہ اب تو قرآن کے حکم کو حق سمجھے کہ اسے خیانت پر دونون پیغمبرون کے

نے بیبیان جہنم مین گئین انکے لئے کیون استعجاب کرتے ہین پس ہم

اکثر سنیون سے پوچھا اور اب بھی سنیون سے پوچھتے ہین کوئی جواب

نہین دیتا خدا کے کلام مین لغو کچھ نہین ہے بتاؤ یہان کون سے لوگ

کافر مراد ہین کافر بت پرست تو مراد بھی نہین ہوسکتا کہ کلام لغو ہوا

جاتا ہے کہ اگر کسے کافر بت پرست سے کہو کہ دو پیغمبرون کی بیبیان

جہنم مین گئین وہ کہین گے خوب ہوا باعث اون کے خوش [illegible]

اے غافلون سمجھو اسے کفر سے مراد یہان وہ کافر ہین جنہون نے

بات کو کہ باتین بنا بنا کے سب اسے اہل مذہب کو بہلاتے
ہین کیا کفار کیا مسلمان کیا یہودی کیا نصرانی مگر خدا کو اگر حاضر سمجھکر بجاے
خود سوچین تو حق پوشیدہ نہین رہتا پس سوچو اور راہ ہدایت کو دیکھو
بیطریقہ اہل بیت پیغمبر ہے صراط مستقیم ہے اور انکے طریقہ پر سواے
شیعہ اثنا عشری کے کوئی نہین وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ
خاتمہ کتاب یہ حقیر ناظران با انصاف و ارباب طریقہ تمنا کا
راہ بغی اور اعتساف سے عرض کرتا ہے اس مین غور کرین اور وَجَدْنَا
عَلَيْهِ آبَاءَنَا پر عمل نکرین کہ یہ قول کفار کا ہے اس کی مذمت خداوند عالم
نے بہت فرمائی ہے اور علما کی تقلید کو مثل اہل کتاب کے برا کہا ہے
اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ یعنے خلاصہ یہ ہے کہ
لیا اونہون نے علما کو اپنے رب یعنے اونکی اطاعت اور اوس کے
اہل بیت کے اور اون کے معصوم اور اولی الامر کہا اور صلوۃ مین پیغمبر کا
اونہین شریک کیا اجر رسالت اون کے محبت کو مقرر کیا اکمال دین
اور اتمام نعمت اون کے خلافت و امامت کو فرمایا پیغمبر نے اوس حکم کو
سبکی سامنے سنایا کہ یہ تمہارا صاحب تصرف اور صاحب اختیار ہے
اور صحابہ کو قرآن کسیکو مومن اور کسیکو منافق فرمایا پس بعد کے
بعد جن صحابہ نے اہل بیت کے گھر کو جلایا اور خلافت کو چھینا تو اونہین
کوئی عاقل اہل ایمان مین تصور کرے گا پس ان باتون کو سمجھو اور
دیکھو کہ تفصیل اس کے خوب کر چکی ہین قرآن کا حفظ کرنا اور عبادت

بہت سے کرنا بعد کامل کرنے دین کے ہے اور اکمال دین موقوف اقرار ولایت جناب
امیر پر ہے جیسی وضو شرط ہے نماز مین جب وضو نہو تو نماز کب درست ہے اسطرح حسی
جناب رسول خدا نے جناب امیر کے ولایت کو شرط تمام عبادات کا فرمایا ہے جیسے کہ
روایت حافظ ابو نعیم اور صدر ائمہ اخطب خوارزم کے اوپر گذری کہ خداوند عالم
نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا خلافت جناب امیر مین اِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہُ یعنے
اگر اس حکم کو نہ پہنچایا ہمارے رسالت کو نہ پہنچایا حضرت نے سب کو وہ حکم رسانی
کی کہ ہر کام مین صاحب تصرف ہوں اوسکا علی صاحب تصرف ہے جیسا کہ گذرا
پس اس سے ظاہر ہوا کہ جسنی اس حکم کو نمانا اوسنی کوئی حکم خدا نمانا اور رسول خدا کے
رسالت کو نمانا پہر وہ کون تہا پس اے صاحبان انصاف حفظ قران کر نائل
کرنے کے واسطے ہے یون پڑہنا اور حفظ کرنا کچھ فائدہ نہین رکہتا کہ اوس کے
احکام کو سمجہی تو حاصل اور بیکار ہے غلام حسین خان عبد الرحمن خان قندہار نکے
بہائیچے نے جناب والد مرحوم سے کہا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جو حفظ قران
نکرے وہ کافر ہے جناب والد مرحوم نے فرمایا تمہین حفظ ہے وہ کہنے لگے کہ
نہین والد نے فرمایا کہ تمہین حفظ نہ ہمین حفظ ہم تم دونو کافر ہوے وہ بولے
تمہارے مذہب مین حافظ ہوتے ہی نہین جناب والد نے کہ چلو میرے تشنا
کہ مین حفظ قران اور کلمات شیعہ کرسےکی سنوا دون پہر بولے کہ صاحب تمہار
مذہب مین کہین شاذ و نادر حافظ ہوا تو کیا جناب والد نے فرمایا کہ وہ سب
ایک طرف آپکو اسکی بہی خبر ہے کہ حضرت عمر نے سورہ بقر بارہ برس مین
یاد کیا اور نہین ایک سورہ بہی یاد نہوا کہنے لگے کہ خدا حافظ جاسے کہ غرض جہاز

بیان کیا ہے کہ اگر ہمارے ہاتھ مین قران رکھ دو تو ہم جیسے وحدانیت خدا
کا اقرار رکہتے ہین ویسا ہی انبیا کو اپنے پیغمبر کو سچا اور معصوم اور گناہون
سے بری اور برحق جانتے ہین اور ویسا ہے جناب امیر المومنین علی ابن
ابی طالب کو بلا فصل اپنے پیمبر کا خلیفہ جانشین حکم خدا سے جانتے ہین
اور اون کے گیارہ فرزندون کو بحکم خدا اور رسول خلیفہ اور امام جانتے
ہین اور جناب فاطمہ کو معصومہ اور صدیقہ اور حق پر جانتے ہین اسپر ہمین
ایسا یقین ہے کہ جیسے دوپہر کو آفتاب نکلا ہو ہمین کسیطرحکا تردد ایک
بال بھر بھی نہین ہے پس جیسا انکے صدق وعصمت کا یقین ہے
ویسا ہے اون کے مخالفین کے کفر ونفاق اور کذب اور ناری ہونیکا
یقین ہے بدلائل قرآنی اور احادیث رسول ربانی کے جیسا کہ قلیل اوس
مین سے اس رسالہ مین بیان کردیا اگر کوئی ہمارے سامنے آوے
اس سے زیادہ تر اوسے سمجہا دین اور دلائل اوسے دکہا دین کہ لکہنے
مین طول ہوتا ہے پس خدا اس رسالہ کے دیکھنے والون کو توفیق
اسباب کی دے کہ حق کو پہچانے سخن پروری اور ہٰذا جدنا علیہ آباءنا
کو موقوف کرین اور اپنے علماء کے بہکانے پر نہ آجاوین کہ تقلید امور
دین مین اور مسائل اصول دین مین جایز نہین ہے اسلئے ہم نے آیات
واحادیث کو جابجا بیان کردیا ہے تاکہ طالبان حق کو شبہہ تقلید کا
نہووے خود آپ غور وفکر کرلین کہ جب اہلسنت کی کتابون سے حق
منکشف ہوا تو شیعون کی کتابون سے کیا ظاہر ہوگا اور سمجہو اس

انکی اس بات پر اور عداوت اہل بیت پر پیش نظر کرکے اونکے ظلمون کو
مثلث ہین اور حق اہل بیت کو چھپاتے ہین اور کافر ہوے اور انکا خلافت
جناب امیر علیہ السلام سے اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جسنے
انکار امامت علی کیا اوسنے انکار میرے نبوت کا کیا پس اوسنے انکار خدا
کے رب ہونیکا کیا وہ کافر ہوا پس جناب امیر سے جو لڑنے آئے آیا اونھون نے
انکار کیا تھا یا نہین بہر صورت کافر ہوے اور جو اون کے اس ظلم پر راضی
ہوے وہ فاسق ہین نصیب سخت مین زیادہ تر کافر ہوے کہ اون لوگون
نے تو زوال و ریاست پائی اور انھون نے [illegible] صحبت مین جہنم پایا پس
سمجھواسے اور دو جواب اور بھی تسکین مومنین کے لئے ارشاد کرتا ہون
ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَۃَ فِرْعَوْنَ الخ کہ سمجھو یہ ضرور نہین کہ اچھے کی
بی بی اچھی ہو اور بُری کے بی بی بھی بُری ہو بلکہ دیکھو پیغمبرون کے
بیبیان جہنم گئے ہین اور کافر کے بی بی جنتی ہوا اب بیان جواب اسکا
بھی ہو گیا کہ بعضے سنی مریدونکی بہکانیکو فضل عائشہ اور حفصہ مین
یون کہتے ہین کہ خدا قرآن مین فرماتا ہے اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ
لِلْخَبِیْثَاتِ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ اور خلاصہ یہ
ہی کہ پاک پاکون کے لئے ہین پس جواب اسکا یہ ہے کہ جو اوپر گذر گیا
اور اسپر بھی یہ قرآن کو نہ سمجھے اور مثل طوطی کے پڑھا کئے کہ نہ سورہ
تحریم کو دیکھتے ہین کہ خبیثات کیسی طیبون کے پاس تھے اور عورت
خبیث پاس تھے پس مراد یہان نزدیک بعضون کے کلمات ہین

اور یہ مراد ہے کہ زنان خبیثہ سزاوار خبیثون کے واسطے ہین اگر یہ وہ طیبون
پاس ہون اور طیبہ سزاوار طیب کے واسطے اگر وہ خبیث کے پاس ہون
اور اگر یہ مراد نہو تو کلام خدا مین اختلاف لازم آے اور بعضے سنی دہوکہا
دینے والے ہین کہ صاحب فضیلت عایشہ ایسلی ہے کہ اونکے باب مین آیہ
افک نازل ہوا یعنے عایشہ پر جو اتہام زنا ہوا تہا تو خدا نے اونہین تہمت
زنا سے بری کیا اور شیعہ اوپر غصہ ہوتے ہین فریاد ہے ہمین صاحبان انصاف
اور غور کرین کہ یہ فرقہ عجب دغاباز ہے کہ تہمت کرین صحابہ اوپر اور خفا
ہون شیعون پر پوچہو سنیون سے کہ جنے تہمت کی وہ صحابہ سے تہا یا نہین
پس اگر برا کیا تو اوسنے کیا اوس سے سمجہو کہ وہ عزیز حضرت عایشہ کے
تہے تم اصحابون کے اوپر جان دیتے ہو وہ عایشہ پر تہمت لگاتے ہین
تم اونہین کچہ کہتے نہین شیعون پر خفا ہوتے ہو اور یہ آیہ جو نازل ہوا تو
دفع ملال رسول خدا کے واسطے تہا کہ مقام غیرت ہے کہ حضرت کی بی بی پر
یہ تہمت ہو نہ کچہ عایشہ کے تقدس و صلاح کے لئے تہا کہ عایشہ خود
اپنے فسق کا اقرار کرتے ہین جیسا قریب بیان ہوتا ہے اور اہل سنت
جانو اس بات کو کہ شیعیان جناب امیر ایسی اعتراض مہمل نہین کرتے
ہمارے اعتراض ایسے نہین ہین کہ کسی پر اتہام کرین جہوٹے باتین بنا کے
لوگون کو دہوکہا دین دشمن کو ملزم کرین بلکہ ہم اعتراض ایسے حق کرتے
ہین کہ حضرت عایشہ خود فرماتے ہین اور صحیح بخاری مین مرقوم ہے کہ
جناب رسول خدا مجہی کاندہے پر چڑہا کے حبشیون کا تماشہ دکہاتے تہے

کلام کرتے ہین عنایت خدا سے شیعونکی ہاتھ سے الزام پاتے ہین تو اس بات کو
ٹال دیتے ہین یہ اس سبب سے ہی کہ جناب صادقؑ نے فرمایا کہ ہشام جبتک تو ہماری
دین کے مدد کریگا روح القدس بحکم خدا تیرے مدد کریگا پس اب ہم تمامی علماء
اہل سنت سے یہ کہتے ہین کہ ہمین اپنے حقیقت پر ایسا یقین ہے کہ جس عالم کا
جی چاہے لکھنو محلہ مفتی گنج مین مکان ہی تشریف لاوے اور رجبہ سے اس
مقدمات مین گفتگو کرے اگر مجھے معقول کر دے اور خلافت کو اپنی خلفائ ثلاثہ
کے ثابت کر دے قران و حدیث سی تو مین اپنے اہل و عیال بلکہ معہ اہل احاطہ
مذہب اوسکا اختیار کر دون تمام خرچ اونکی آنے اور تشریف لیجانیکا سب
اونکا دون اور بصدق دل اون سے بیعت کر دن یہ ازراہ نفسانیت نہین ہے
بلکہ بنابر طلب حق اور اگر مین حقیت مذہب کو اپنے اور خلافت جناب ائمہ
اثنا عشر کو ثابت کر دون اور بطلان خلافت اون کے خلفا کو اونپر ظاہر کر دونگا
تو وہ مریدون اور شاگردون سے شیعہ ہو جاوین پس جانو کہ یہ رسالہ مینے
اسلئے نہین لکھا کہ کوئی جواب اسکا لکھی اس لئے کہ اہل سنت کا یہ حال ہی
جو چاہتے ہین جواب مین محل و بی محل لکھدیتے ہین جانتے ہین کہ جب کوئی جواب
لکھی گا تو اوسوقت دیکھہ لینگے اوسوقت تو مریدون کے سامنے بات رہجاتی
ہے خدا کا تو خوف ہی نہین ہے جب کوئی اوسکا جواب لکھتا ہے تو پھر اوسکا
جواب نہین آتا اور کہین بھی جب تو شیعہ اونکا کلام دروغ پکڑتے ہین
تو اونکو انفعال بھی نہین ہوتا چنانچہ قریب زمانہ ہوا کہ ایک صاحب نے
اہل آرہ سے ردِ تقیہ مین ایک رسالہ مختصر سا لکھہ کے اوسے چھپوا دیا اوسمین

ایک عبارت دروغ کہ مشتمل اوپر مدح شیخین کے ہی جناب امیرؑ کے طرف منسوب
کیا اور نہج البلاغۃ کا نام لیا کہ کہین نہج البلاغۃ مین اثر اوسکا نہین دیکھا اور
دروغ کا ٹھکانا ہے اور دوسرے حدیث جناب صادق علیہ السلام سے
آدہی نقل کی ہے اور آدہی چھوڑ دے یہ حال فریب کا ہے کہ دو ورق کا
رسالہ اوس مین دو جھوٹ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کو لے لیا اور وَاَنْتُمْ سُکَارٰی
کو چھوڑ دیا اور اسیطرح سے سب مضامین کا اوس کے یہی حال ہی غرض
اوسکی رد لکھنو مین جناب مولوی مرتضیٰ صاحب نے کی اب اوسکا جواب
کوئی نہین لکھتا کیونکر لکھے کہ پوری حدیث مین خلاف اونکی مطلب کے
ہی اور نہج البلاغۃ مین اپنے قول کو داخل کیونکر کرین پس جب شاہ عبد العزیز
دہلوی بڑے اولیاء دین کے دلی تحفۂ اثنا عشری مین سراسر جھوٹ باندہ
اور سنی اونہین بڑا سمجہا ئین پس حد ہو گئے اب آگے کیا کہئی مگر یاں
یہ کہا جاوے کہ مرید کو اطاعت پر واجب ہی کہ یہ تو مرید حضرت ابوبکر کے
ہین اور اونہون نے پہلی ہی یہ افترا کیا ہو لو پہر مرید تو سرفراز ہوی اسلئے
ہم نے موقوف کیا اور یہ کہنا کہ جو عالم کا جی چاہے ہم سے گفتگو کر لے یہ ہمنے
بیان کئے تا مجمع عام مین سبکے روبرو ہو تو معلوم ہو جائے کہ حق کسکا ہی اور اگر
ہمارے کلام کو کوئی غور کرکے دیکھے تو جانین ہمارا ارادہ دین بیان کرامات
صوفیہ اور روایات مہملہ پر نہین ہے جاہل اسبات کو پہر مکر سمجہاتے ہین
اسی خیال کرکے سنو کہ اصحاب رسول خدا مین سچے مین حضرت سلمانؓ
ابوذر و مقداد و عمار و حذیفہ و جابر عبد اللہ ابن الانصاری وغیرہ سے

اور سائر ازواج حضرت مین سے حضرت خدیجہ اور حضرت ام سلمہ اور دختر ابو سفیان خواہر
معاویہ زوجہ حضرت ہین کیا دیدیا کہ ہم لوگ انہین اچھا جانتے ہین اور تعریف
کرتے ہین بلکہ بلال اور قنبر اور فضہ تک کی ہم مرتبہ غلامی کے کرتے ہین اور اونکے
مدح و ثنا مین مصروف رہتے ہین اور جنہین ہم برا کہتے ہین خواہ اصحاب نبی
ہین خواہ ازواج سے اونہون نے کیا ہمارا چھین لیا ہے مگر جب ان کے
محبت اہلبیت سے اور اونکے عداوت فریقین سے ثابت ہوے تو ہم نے بر طبق
اطاعت خدا و رسولؐ کے اون سے محبت اور اون سے عداوت اختیار کیا
والله کچھ ہمین نفسانیت نہین ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر وہ لوگ بھی محبت
اہلبیت رکھتے ہوتے تو ہم اونکو بھی برا نجانتے کہ یہی حکم خدا و رسولؐ ہمین
ہے کیا معرفت نہین دیکھا تم نے کہ اگر امام زادون نے عداوت اہلبیت کو
اختیار کیا تو ہمین اونپر بھی تبرے کا حکم خدا و رسولؐ کا ہے کہ اوسنے ہمپر
محبت اہلبیت رسولؐ کو واجب اور محبت اعدا کو اون کے حرام کیا بلکہ کفر فرمایا
ہے پس ہم اہلبیت سے محبت رکھتے ہین اور اونکی اطاعت واجب جانتے
ہین نہ مثل اہل سنت کے پس کسیے دشمن اہل بیت کو برا نہین کہتے ہین
جسکی دشمنی ہم بیان کرتے ہین اوسے ٹال دیتے ہین اور کہتے ہین وہ کہنا اور
بات ہے چنانچہ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالْمُنَافِقُونَ و
وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ یعنے مومن اور مومنہ آپس مین ایک
دوسرے کے دوست ہین اوسیطرح منافق ایک دوسرے کے
دوست منافق مومن کو اور مومن منافق کو دوست نہ کہین گے

اور اصول دین مین ابو الحسن اشعری کے تقلید کرتے ہین اور فروع مین امام
اربع کے یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی کے اہل بیت پیغمبر سے کچھ علاقہ نہین اور
اونکے احوال پر کچھ توجہ نہین بلکہ صاحب صحیح بخاری نے تصریح کی ہے کہ یہ
روایت امام صادق کو نہین جانتا اَجِدُ فِی نَفْسِہٖ شَیئًا یعنے پاتا ہون اپنے نفس
مین جاننے کا کچھ خبر اور خرگوش کو آپ حلال جانتے ہین اور علاوہ انکے
علما نے تصریح کی ہے کہ بقول جناب امام جعفر صادق علیہ السلام حرام ہے
اوسیطرح قیاس مسائل تمہارے کیا جائز اور صاحب مفتاح نے کہ
انکے عالم مین تصریح کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیاس کو
حرام فرمایا ہے غور کرو عمل تو کرتے ہو سیرت شیخین پر اور نام لیتے ہو سنت
رسول خدا کا اطاعت و محبت اہل بیت کا دم بھرتے ہو اور ایک حکم کو اونکے
پہچانتے نہین بلکہ نام بھی اہل بیت کا جانتے نہین کتب سنی اور شیعہ
مین شیعہ علی اور شیعہ اہل بیت احادیث و روایات مین مرقوم ہے کہین سنی
علی کے اور سنی اہل بیت کی بھی کسی نے دیکھا ہو بتا دے یہ نام مذہب سنی
کہان سے حاصل ہوا ہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنی یعنے سنی ہوی پر عمل کرتے
ہین اور حدیث سے کچھ کام نہین چنانچہ ایک شیعہ نے ایک عالم سے پوچھا کہ
عبد القادر کے فضل جو آپ بیان کرتے ہین کہ رسول خدا کو براق پر چڑھایا تھا
آپنے کہین کتب احادیث مین نہین دیکھا یہ کہان ہے تو اوسکا جواب دیا کہ یہ سینہ بسینہ آیا ہے
پس فقط نمونہ ہدایت اگلی مذہب مین دین السنی سب ہین کسیطرح سمجھو والسلام علی من
اتبع الہدی اللہم اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ یہ رسالہ مفیدہ جسکا ہر فقرہ شاہراہ ہدایت کے لیے دلیل ہے مصنفہ ہادی نابلدان کوچہ بلاد تحقیق اسم بامسمی جناب مولانا و مقتدانا حضرت مرزا ہادی صاحب و قبلہ لبسط اللہ فیوضکم علی العالمین موسوم بہ

مسکۃ المخالفین تمام ہوا دوستان اہلبیت کو یہہ رسالہ لے کر حرز جان و ایمان بنانا ضرور ہے کہ مخالفین کے جہاد مین اس سے بہتر سپر نہین

شعر

شکر کر حسب ہدا اللہ کے ملنے کا صفیر
جو جو انعم و [illegible] اللہ سے ملتے ہی

(اطلاع) یہ رسالہ خاص شیعہ مذہب کے واسطے چھاپا ہے حضرات اہلسنت و جماعت نہ خریدین نہ دیکھین ـ